www.novelsclubb.com
رنگین تصور
ناولز کلب
از قلم ہمنہ ملک
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رنگین تصور

از قلم

ہمنہ ملک

www.novelsclubb.com

رنگین تصور قسط نمبر 5

www.novelsclubb.com

گہری سیاہ رات اپنے پر پھیلائے پورے آسمان پر بڑی دیدہ دلیری سے حکومت کر رہی تھی۔اور کیا ہی خوش تھی یہ دینا اس کی حکومت پر۔کوئی ٹھنڈی اور پُر سکون رات میں گہری نیند لے رہا تھا تو کسی کی آنکھوں سے نیند اڑن چھو ہو چکی تھی۔اور جن کی نیندیں اڑ جایا کرتی ہیں ان کے لئے رات کسی عذاب سے کم نہیں ہوا کرتی۔کسی کے لئے رات کی نیند اتنی پر سکون ہوتی ہے کہ صبح کو اٹھتا ہوا وہ شخص آٹھ سے دس گھنٹے کی نیند لینے کے بعد مسکرا کر صبح کو خوش آمدید کہتا ہے اور کسی کو یہ ہجر اور تنہائیوں کی ازیتیں رات کا ایک ایک لمحہ ڈستی ہیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجیب درانی رف ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اپنے نیم اندھیرے کمرے میں جانے کب سے بستر پر لیٹا تھا۔آنکھوں کے سامنے صرف ایک چہرہ تھا۔اس عورت کا چہرہ جو اس کے نام کے ساتھ اب زیرِزمین دفن تھی۔ شیزل مجیب کی یادیں اسے کب تنہا چھوڑا کرتی تھیں۔رات دن کبھی پچھتاوے کی صورت اختیار کر کے اس کے گلے کے گرد اپنا طوق باندھ لیتیں تو کبھی خوبصورت یادیں ماضی کی دھول کی صورت ایک ہوا کے جھونکے سے اڑ کے اس کے سامنے آ کھڑی ہو جاتیں۔"یہ راتیں اتنی لمبی کیوں ہوتی ہیں"اس نے سوچا اور پھر بستر سے پاؤں نیچے اتارے۔ سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا اور اس میں سے سلیپنگ پلز نکالنے کی کوشش کی لیکن وہ ختم ہو چکی تھیں۔مجیب درانی آسودگی سے مسکرایا۔آہھھھ یہ راتیں۔

پھر کمرے سے باہر نکلا اور ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا جو کہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔باہر سے آتی نیم روشنی میں اسے زرتِشہ کا چہرہ نظر آیا۔جو کہ نیند کی وادیوں میں سوئی ہوئی تھی۔اس کے ساتھ اسی کے قد جتنا سفید بھالو لیٹا ہوا تھا۔خمار غنودگی سے زرتِشہ کے لب ہلکے سے وا ہوئے تھے اسے دیکھ کر مجیب کو تسلی ہوئی تھی۔اب اس کے قدم بیسمنٹ کی طرف تھے۔

اس نے بیسمنٹ کا دروازہ کھولا تو دردناک ماضی کا ایک کمزور لمحہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔بیسمنٹ بالکل صاف تھی۔وہاں کوئی بھی چیز اپنے سامنے ہوئے ظلم کی روداد نہیں سناتی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔درودیوار نے بھی حد درجہ تک خاموشی اختیار کر لی تھی۔شاید ان کو اپنے مالک پر ترس آتا تھا۔

یہاں اس مقام،اس جگہ پر اس کے قدم ڈگمگا گئے تھے۔اور وہ جو دنیا کی نظر میں ظالم ترین مرد تھا تنہائی میں ڈھے گیا تھا۔اس کے کندھے ڈھلک گئے تھے۔اور وہ مغرور آدمی دھول سے اٹے سفید پتھر کے فرش پر بیٹھ گیا تھا۔اس کی حالت اس وقت یہ تھی جیسے کسی کو اس کے خواب تھما کر وہ آنکھیں چھین لی جائیں جن آنکھوں نے خواب دیکھے ہوں۔جیسے کسی سے اس کا قلب چھین کر اس قلب کی ہر خواہش پوری کر دی گئی ہو۔جیسے کسی سے بینائی چھین کر اسے خوبصورت ترین مناظر کے سامنے لا کھڑا کر دیا جائے۔جیسے کسی روح سے اس کا گھر چھین لیا جائے اور جیسے کسی پیاسے سے ایک آخری قطرہ پانی کا بھی چھین لیا جائے وہ رو پڑا تھا۔اس کی آنکھوں نے اس سے دغا کیا اور سفاک آنکھوں سے چشمے پھوٹ پڑے تھے۔اس کے کندھوں نے اس کی ذات کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ پچھتاؤں میں گھرا انسان دھول سے اٹے فرش پر اپنا مغرور سر رکھ چکا تھا۔وہ سجدہ ریز ہو گیا تھا۔کتنی ہی دیر سر زمین پر رکھے روتا رہا تھا۔ اگر ہم اس روتے ہوئے شخص کے ماضی کی چند جھلکیاں دیکھیں تو شاید اس کا درد سمجھ سکتے۔ لیکن کچھ راز مدت وقت کے لئے راز ہی رہیں تو اچھا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

www.novelsclubb.com

آج دن چڑھے بھی سورج بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ ستمبر کا مہینہ ختم ہو رہا تھا اور اکتوبر کی آمد آمد تھی لیکن لاہور کے موسم میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں آئی بس فرق اتنا تھا کہ لوگ اپنے گھروں سے باہر نکل سکتے تھے۔ نہیں تو اس گرمی میں لوگ اے سی کی خنکی چھوڑنا بہت بڑا عذاب سمجھ رہے تھے۔ جنت سلیمان کالج کے اندرونی حصے میں کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ سموسے اور چاٹ سے انصاف بھی کیا جا رہا تھا۔ جب اس کے موبائل پر ایک میسیج کی بیپ سنائی دی۔ اس نے بات کرتے ہوئے نگاہِ غلط موبائل اسکرین پر ڈالی تو اسکرین پر انجان نمبر سے آیا ہوا ایک میسیج چمک رہا تھا۔ جنت سلیمان نے ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑا اور چیٹ کھولی۔

"یقیناً آپ کو میرا پہلا تحفہ پسند آیا ہو گا"۔ موبائل اسکرین پر ایک جملہ جگمگا رہا تھا۔

جنت چونکی تھی اس کا مطلب ٹکٹ اور آرٹ پیس بھیجنے والی اس کی کوئی دوست نہیں تھی۔ دوست ہوتی تو یقیناً اس کا نمبر اس کے موبائل میں سیو ہوتا۔

جنت نے کوئی جواب نہیں لکھا موبائل آف کر سائیڈ پر رکھ دیا۔ لیکن ماتھے پر پُر سوچ لکیریں واضح تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہوا کس کا میسیج تھا"۔سامنے بیٹھی لڑکی نے استفسار کیا

"نہیں کسی کا نہیں تم کچھ پوچھ رہی تھی ؟"جنت کی پیشانی پر بل پڑے ہوئے تھے اور آنکھیں پُر سوچ انداز میں چھوٹی تھیں۔

"ہاں یار میں بس یہی کہہ رہی تھی کہ تم بتاؤ تم کیسے ہر ٹیسٹ میں فل مارکس لے لیتی ہو؟"وہ لڑکی چہرے پر بیچارگی سجائے بولی۔

"پڑھ لیا کرو کچھ تمہارے بھی آجائیں گے "۔جنت نے سرسری انداز میں کہا

"یار پڑھا ہی نہیں جاتا کیا کروں"۔

"یہ ایک بڑی بیماری ہے جس کا ابھی تک علاج بھی نہیں دریافت ہوا"اس نے ہنستے ہوئے کہا

"مجھے لگتا ہے ہم لوگ اپنے اپنے موبائل فونز کے اِڈکٹ ہو چکے ہیں کہ کوئی پروڈکٹو کام کر ہی نہیں پاتے"۔اس لڑکی نے بے زار انداز میں کہا۔

"واقعی جب ہم کسی چیز سے اڈکٹ ہو جاتے ہیں تو چھوڑنا آسان نہیں ہوتا اور ہماری جیزیشن میں سب سے بری اڈکشن میرے خیال میں یہ موبائل فونز ہیں"۔جنت نے اپنا اندازہ لگایا۔

"یہ تو ہے"۔وہ اس کی بات سے متفق نظر آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ہمارا مقصد ہماری اڈکشن سے بڑا ہونا چاہئے۔ اگر اڈکشن بڑی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے مقصد سے پیار ہی نہیں"۔ جنت سلیمان نے کسی موٹیویشنل اسپیکر کے انداز میں کہا۔ یقیناً یہ لائن اس نے یوٹیوب پر کسی موٹیویشنل اسپیکر سے ہی سنی تھی۔

"کیا کریں یار اب پڑھنے کا بھی تو کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے ملک میں یونیورسٹیز اور کالجز بھرے پڑے ہیں ہونہار طلباء سے، لیکن گریجویشن کے بعد وہی لاکھوں کی تعداد بے روزگار بیٹھی ہوتی ہے۔ یہ ہی سوچ ہم سٹوڈنٹس کو کچھ کرنے نہیں دیتی"۔

"لیکن ہم سب سٹوڈنٹس کو نوکریاں ہی کیوں کرنی ہے؟ تعلیم انسان کو اتنا شعور تو دے ہی دیتی ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ اپنا بزنس سٹارٹ کر سکیں"۔ جنت نے سموسہ کا آخری ٹکڑا منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"جنت تمہارے لئے یہ کہنا آسان ہے کیونکہ تمہیں تمہارے گھر سے ہر طرح کی سپورٹ ملتی ہے۔ مڈل کلاس لڑکیوں کو تو دور لڑکوں کو بھی کوئی خاص سپورٹ نہیں ملتی۔ ہمارے لئے انویسٹمنٹ کے نام پر رِسک لینا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر نقصان ہو گیا تو شاید ان سے نظریں ہی نہ ملا سکیں۔ اور پھر اگر ہمت کر ہی لیں تو پہلے تو ہم مڈل کلاس لوگ اگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ کرنے کی ٹھانیں تو گھر والے ہی یہ یقین نہیں کرتے کہ ہم کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر فیل ہو گئے تو پوری زندگی ہمیں یہ طعنہ ملتا رہے گا کہ اتنے پیسے ڈبو دیے وغیرہ وغیرہ۔

یہ فیل ہو گئے تو کوئی بات نہیں سیکھنے کو کچھ ملے گا یہ تم جیسے پریویلیجڈ لوگوں پر یہ باتیں سوٹ کرتی ہیں ہم مڈل کلاس نوجوان ایک بار اگر ناکام ہو جائیں تو ہمارے خون سے ہمت تک چوس لی جاتی ہے پھر ہم پوری زندگی سیلف ڈاؤٹ کا شکار ہی رہتے ہیں۔ نہ کوئی ہماری قابلیت پر یقین کرتا ہے نہ ہم دوبارہ خود پر کر سکتے ہیں"۔

جنت کچھ دیر اس کے چہرے کو دیکھتی جواب تلاشتی رہی لیکن دور کہیں وہ بھی اس کی بات سے متفق تھی۔

---

www.novelsclubb.com

ہاسپٹل کے سفید کمرے میں شاہزیب یزدانی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔چہرے پر زخموں کے نشان کچھ کچھ مندمل ہو رہے تھے سر پر سفید پٹی ہنوز بندھی ہوئی تھی۔اس کی رنگت پھیکی اور ہونٹ خشک ہو رہے تھے۔زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے وہ کافی کمزوری محسوس کر رہا تھا۔البتہ کچھ حد تک وزن بھی گر گیا تھا۔اس وقت اس کے سامنے مجیب درانی نیلے ٹوپیس میں ملبوس، بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کو جمائے، چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شاہزیب تمہیں پتہ تمہاری کمزوری کیا ہے؟"اس نے کہہ کر شاہزیب کے چہرے کو جانچتی نظروں سے دیکھا جس کے چہرے پر بے زاری اور دبہ دبہ سا غصہ بھی تھا۔

"نہیں پتہ چلو میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔۔تمہاری سب سے بڑی کمزوری ہے کہ تم اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں کر سکتے۔اور تمہیں پتہ ہے اکیسویں صدی میں تمام جنگیں جذبات کی ہیں جس

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے جذبات پر قابو پالیا وہ جیت گیا اور دوسرا ہار گیا"۔ مجیب کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جیسے وہ اس کو اس حال میں دیکھ کر خوش ہے۔

"پھر تو تم شکست خوردہ انسان ہو مجیب کیونکہ جذبات پر قابو تو تمہارا ابھی نہیں ہے"۔ شاہزیب کا لہجہ طنزیہ تھا۔

"تمہیں پتہ ہے اگر تمہاری جگہ کوئی اور میرا دشمن ہوتا تو میں اسے مروا دیتا لیکن تمہیں کیوں مرنے نہیں دیا؟"

شاہزیب نے چونک کر اسے دیکھا اس کے چونکنے پر مجیب نے ہلکا سا اثبات میں سر ہلایا جیسے مان لیا ہو کہ ہاں میں نے ہی تمہارا ایکسیڈنٹ کروایا ہے۔

شاہزیب نے پھر سے نگاہیں سامنے سفید دیوار پر مرکوز کر لیں۔ نہ چہرے پر غصہ آیا اور نہ ہی کوئی بے یقینی اور شاک۔

"میں نے تمہیں اس لئے بچایا ہے کیونکہ تم ایک ڈسٹریکشن ہو۔۔۔۔ہے نا؟" اس نے رک کر تائید چاہی پھر خود ہی اپنی بات پر مسکرایا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیزام میرے ساتھ مائنڈ گیم کھیل رہا ہے اور میں اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔وہ تمہیں ڈسٹریکشن کے طور پر استعمال کر رہا ہے اور میں تو پہلے سے سب جانتا ہوں" اس نے ایک آنکھ دبائی

" گھٹیا پن میں تمہارا کوئی مقابلہ نہیں"

" کہہ کون رہا ہے؟ شاہزیب یزدانی؟ آئینہ دکھاؤں کیا، لگتا ہے بہت کچھ بھول گئے ہو"

"خیر چھوڑو میں تمہیں یہ سمجھانے آیا ہوں کہ کسی بھی طرح اس ہیزام کا منہ بند کرواؤ نہیں تو میں اپنے ساتھ ساتھ تم سب کو برباد کر کے چھوڑوں گا"۔

"میں اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تمہیں جو کرنا ہے کرو بھاڑ میں جاؤ مجھے بیچ میں مت دھکیلو"۔اس نے زمانے بھر کی بے زاریت لہجے میں سمیٹتے اس سے کہا۔

"تم وہ کرنے نہیں دیتے جو میں نے کرنا ہے"۔مجیب کا انداز ایسا تھا کہ وہ چونکا تھا۔

"کیا کرنا ہے تم نے"۔

"جب کروں گا دیکھ لینا"۔اس نے کندھے اچکا کر کہا۔

شاہزیب خاموش رہا

www.novelsclubb.com

دونوں کے درمیان کچھ پل خاموشی سے سرک گئے جب شعیب یزدانی ہاسپٹل کے کمرے میں داخل ہوئے تو مجیب کو دیکھ کر ایک الگ ہی خوشی ان کے چہرے کا حصہ بنی۔

"کیسے ہو یار تم؟"

"میں تو ٹھیک ہو شاہزیب کے ایکسیڈنٹ کا سنا تو سوچا خود مل کے آتا ہوں"

"ہاں بس اب چلیں گے گھر پچھلے دو تین دن سے یہاں پر ہے"

اب وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے اگر انہیں جو پتہ چلے کہ یہ شخص ان کی اولاد کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہوا ہے تو کیا ہو۔

شاہزیب نے آنکھیں موندلیں تو وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئے۔ان دو افراد کی عدم موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے اس نے آنکھیں کھولیں اور چھت پر نظریں ٹکائیں۔وہ بہت کچھ سوچ رہا تھا۔

"میں مجیب کے ہر ہر انداز کو پہچانتا ہوں۔زمل،وہ تمہیں نقصان پہنچانے والا ہے لیکن میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اپنے لئے کچھ نہیں کر سکتا تمہارے لئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا کروں گا۔ مجھے یقین ہے تم ہر مشکل سے جلدی نکل آؤ گی اور تمہارے پاس ہیزام بھی تو ہے نا"۔ یہ اس کا خیال تھا اور رہنے دیتے ہیں اسے اس کے خیال کے مطابق۔

یہ ایک بڑے سے سکول کا منظر ہے۔ سرخ اینٹوں والی دیواریں اور ہر طرف پودے اور درخت، سبز اور سرخ رنگ کا امتزاج آنکھوں کو بھلا محسوس ہوتا تھا۔ سکول کا پلے گراؤنڈ کافی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بڑا تھا۔ جہاں ایک طرف بچوں کے لئے جھولے نصب تھے اور دوسری طرف وسیع رقبے پر مشتمل خالی گراؤنڈ۔ جگہ جگہ بینچز رکھے ہوئے تھے۔ بچے یونیفارم میں ملبوس ادھر ادھر کھیل رہے تھے۔ زرتِشہ مجیب بالوں میں دوپونیا پہنے خاموشی سے ایک بنچ پر بیٹھی تھی۔ اس کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر ہیزام سلیمان سفید ٹی شرٹ کے ساتھ بلیو جینز پہنے آنکھوں پر سن گلاسز لگائے بیٹھا تھا۔ بڑے ہوئے بالوں کی ایک لٹ ماتھے پر جھول رہے تھے۔ اور اس کی نگاہیں کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔

"آپ کا ہیئر سٹائل فلائن رائیڈر کی طرح ہے بس بال تھوڑے زیادہ بڑھے ہوئے ہیں"۔ اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے ہیزام کی لکس پر کمنٹ پاس کیا ہیزام دل کھول کر مسکرایا۔

"زرتِشہ میں آپ کا دوست ہوں صرف۔ میرا اس کردار سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

"کس نے کہا آپ میرے دوست ہیں؟ کیا میں نے کچھ ایسا کہا"۔ اس نے ماتھے پر تیوری چڑھائے ذرا سخت لہجے میں کہا اور سخت لہجے پر بولنے پر ہیزام کو اس بچی پر بے انتہا پیار آیا تھا۔

"اچھا مان لیا ہم دوست نہیں ہیں"۔ وہ مسکرایا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو پھر ہم کیا ہیں؟ آپ میرے کیا لگتے ہیں؟ اور آپ کو میرے اسکول میں آنے کی پرمیشن کیسے ملی؟" اس نے ایک ساتھ سوال کیے اور نظریں ہیزام کے چہرے پر گاڑ دی۔

"مجھے پرمیشن مل جاتی ہے"۔ (بس پیسے دینے ہوتے ہیں نہیں تو ایک فون کال سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے)۔ ہیزام نے مسکرا کر کہا۔

"میں نے تین سوال پوچھے ہیں جن میں سے آپ نے مجھے ایک سوال کا جواب دیا ہے اور وہ بھی سیٹسفائیڈ آنسر نہیں ہے"۔ اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے ہیزام کو لیے دیے سے انداز میں کہا۔

ہیزام کا دل دیوار میں سر مارنے کو چاہا۔ پہلے ایک ذہین عورت کم تھی کیا جواب آٹھ سال کی بچی بھی حد درجہ تک اسمارٹ تھی۔

"اچھا آپ یہ سب چھوڑو مجھے آپ سے باتیں کرنی ہیں"۔ ہیزام نے لہجے کو حتی الامکان ہشاش بشاش رکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں"؟ اس نے دونوں ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"کیونکہ آئی وش ٹو ہیو آ ڈاٹر لائیک یو"۔ وہ سامنے بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور شاید بے دیہانی میں کہہ گیا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آر یو میرڈ"؟زرتشہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔

"نو"

"سو وائے یو وانٹ آ ڈاٹر اِف یو ڈونٹ ہیو آ وائیف"۔

"بس پاگل ہوں نا میں۔۔۔۔۔ خیر میں چلتا ہوں"۔وہ مسکراتے ہوئے اٹھا اور اس کا ایک گال نرمی سے کھینچا۔پھر اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور نرمی سے مسکرایا۔

"زرتِشہ آپ کو کسی بھی چیز میں میری ہیلپ چاہیئے ہو آپ اپنی ٹیچر کو بتا دینا اوکے؟"وہ کہہ کر اٹھا۔

"سنیں"

ہیزام نے مسکرا کر دیکھا۔

"کیا آپ میری ہیلپ کریں گے؟"اس کی آنکھوں میں ہیزام نے ایک چمک دیکھی تھی۔

"آپ کو کبھی بھی میری ہیلپ چاہیئے ہو میں آپ کے لئے اویلیبل ہوں"۔

"اوکے اب آپ چلے جائیں"۔اس نے پھر سے لئے دیے انداز میں کہا۔ہیزام سر جھکا کر مسکرایا۔اور پھر چل پڑا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

____

www.novelsclubb.com

کالج سے آنے کے بعد جنت سلیمان الجھی الجھی سی لگ رہی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں گئی اور آرٹ پیس نکالا۔ فریم پر خاکی رنگ کا کورا بھی چڑھا ہوا تھ۔ اجنت نے اتارا تو اس کی آنکھیں ایک دم حیرت سے پھیلیں۔ کیونکہ یہ شاہزیب یزدانی کی وہی پینٹنگ تھی "ٹوٹا ہوا تتلی کا پنکھ "

جو جنت کو ایگزیبیشن پر کافی پسند آئی تھی۔اور آج کسی نے اس کو یہ تحفے میں بھیج دی تھی۔

جنت نے موبائل اٹھایااور اس شخص کی چیٹ کھولی اور کتنی ہی دیر گھورتی رہی۔جب اسے ایک میسیج موصول ہوا۔

"میں نے اپنی طرف سے آپ کو بہت اچھا تحفہ دینے کی کوشش کی ہے"

"آپ مجھے اپنا ایڈریس سینڈ کریں میں یہ آپ کو واپس بھجوارہی ہو" جنت نے جواباً کہا

"لیکن کیوں۔۔۔۔یہ تو آپ کو بہت پسند تھی"

"میں آپ کو جانتی بھی نہیں اور تحفے تحائف لے لوں؟"

"ٹھیک ہے آپ مجھے جان لیں میرا نام سعد حسین ہے"

"میری طرف سے آپ کچھ بھی ہوں اپنا تحفہ واپس لیں نہیں تو میں ڈسٹ بن پھینکوادوں گی"

"اتنا غصہ؟"اسے دھرادھر میسیجز موصول ہو رہے تھے۔

"آپ بلاک ہونا چاہتے ہیں؟"

"اچھا آپ مجھے بلاک نہیں کریں ہم دوست بن کر رہ سکتے ہیں"۔

جنت نے بغیر جواب دیے فون بیڈ کے دوسری طرف اچھال دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ـــ

www.novelsclubb.com

گھمبیر رات میں سفید اپارٹمنٹ اندھیرے میں ڈوبا تھا اسی اندھیرے میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کہ اس وقت بند تھا لیکن دروازے کی درز سے نظر آتی روشنی کی لکیر اندر کسی کی موجودگی کا پتہ دیتی تھی۔ بند دروازے کے پار ایک نہیں دو وجود تھے۔ وہ ہی دو جو گہرے دوست تھے۔ وہ ہی جو رات کی سیاہی میں دوسروں کے سیاہ اعمال نامے نکال لیتے، پھر ان کو جھاڑتے اور ان پر روشنی ڈالتے کتنے محنتی تھے ناوہ دونوں بیچارے۔

سیاہ آنکھوں والا مرد کمپیوٹر اسکرین پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔ اس کے ہاتھ مسلسل چل رہے تھے۔ آنکھوں میں ڈھیر ساری چمک اور اشتیاق۔ یہ وہ ہی سیاہ آنکھیں تھی جو کام کرتے وقت چمکتی تھیں۔ ارسل لغاری اپنے کام میں کافی حد تک مصروف تھا۔ اس کے پیچھے کھڑا سرمئی آنکھوں والا مرد کمپیوٹر اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ ہاتھ میں نوٹ پیڈ تھا۔ جس پر وہ ہر خاص ڈیٹیل لکھتا جا رہا تھا۔

"ہیزام کبرڈ میں سے سیاہ فائل نکالنا"۔ ارسل نے مصروف انداز میں کہا۔

ہیزام اس کے پیچھے سے نکل کر الماری تک پہنچا۔ کبرڈ کا پٹ کھولا تو اندر فائلز اور مختلف طرح کے کاغذات ایک ترتیب میں سجائے گئے تھے۔ اس پوری الماری میں سیاہ، سفید اور سرمئی فائلز تھیں چند ایک ٹرانسپیرنٹ بھی تھی لیکن یہ تعداد میں بہت کم تھیں دو یا پھر چار شاید۔۔۔۔

"اس میں تو اتنی زیادہ بلیک ہیں تم کونسی کہہ رہے ہو"

"اوپر والے ریک میں جو سیکنڈ لائن میں بلیک ہے"

ہیزام نے اوپر سے فائل نکالی تو ایک اور چیز نیچے گری۔ارسل نے سرسری سا زمین پر دیکھا اور پھر کچھ دیر گری ہوئی ایک ڈائری کو ہی دیکھتا رہا۔

ہیزام نے جھک کر ڈائری ہاتھ میں پکڑی اور بیٹھ کر صفحے کھنگالنا شروع کیے۔وہ ایک شاعری کی ڈائری تھی۔

ہر شعر کے نیچے ارسل لغاری کا نام مختلف رنگوں کے مارکرز سے لکھا ہوا نظر آرہے تھے۔ہیزام اسے دیکھ کر اپنی ہنسی دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیزام اسے بند کرو"۔

"کیا ہے یہ" ہیزام نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔"ویسے تم شاعر ٹائپ بندے ہو مجھے کبھی اندازہ ہی نہیں ہوا" ہیزام نے شرارتی انداز میں کہا۔

ارسل اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا اور ڈائری اس کے ہاتھ سے چھینی۔

"یہ میں نے نہیں لکھے "۔اس کی آنکھیں مردہ تھیں اور چہرہ بے رنگ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے انجانے میں کسی نے اس کے زخموں کو کھرچ دیا ہو۔لیکن کمال کا ضبط تھا اس شخص کا۔

"پھر؟"ہیزام نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہم کام کر رہے تھے"۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں ارسل"

"لمبی کہانی ہے کسی اور وقت کے لئے سنبھال رکھتے ہیں"۔

ہیزام نے سر جھکا لیا ارسل واپس کمپیوٹر کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔اب کام کس سے ہونا تھا۔دل اور دماغ تو کہیں دور کسی اور وادی کسی غیر لیکن اپنی بستی میں جا سویا تھا۔لیکن اس جھوٹے کو اپنا بھرم بھی تو رکھنا تھا۔

"جہاں تک مجھے اندازہ ہو رہا ہے یہ محبت کی کہانی ہے"ہیزام اور کسی کی مان کر خاموشی اختیار کر لے ایسا ہو سکتا ہے بھلا؟اس نے اپنا قیاس لگایا تھا۔

"ہاں ہاں عشق کی داستان ہے"۔ارسل نے بے زار انداز میں کہا کبھی دوستوں کے ہاتھ آپ کی کوئی کمزوری نہ لگ جائے۔یہ کمبخت جان وارنے والے دوست جان نکال بھی لیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

یہ مجیب درانی کے آفس کا منظر ہے جہاں مجیب آفس چیئر پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔اس کے ہاتھ میکانکی انداز میں ٹیبل پر پڑے گلوب کو گھما رہے تھے۔اور ٹیبل کے دوسری طرف احمد کھڑا تھا۔جہاں وہ کھڑا تھا وہاں سے شیشے کے پار پورا شہر روشنیوں سے نہایا ہوا دکھ رہا تھا۔لیکن اس کی نظروں کا مرکز صرف مجیب تھا۔

"سر آپ نے شاہزیب کو مرنے کیوں نہیں دیا" احمد نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیونکہ ہیزام شاہزیب کو مہرے کے طور پر استعمال کر رہا ہے اور میں اس کھیل کو کچھ دیر چلانا چاہتا ہوں جب تک کہانی کا تیسرا کردار نہ مل جائے میں اس کھیل کو دل سے کھیلوں گا"۔

"کون ہے وہ تیسرا کردار؟"

"ڈھونڈ لیں گے اسے بھی۔ ابھی ہیزام کا منہ بند کرواؤ کچھ ایسا کرو کہ اسے مجیب درانی بھول ہی جائے"۔

"سر ہم اس کی کمزوری پکڑ لیتے ہیں"۔

"جو بھی کرنا ہے جلدی کرو لیکن کل صبح مجھے ایسی خبر ملنی چاہیئے کہ میرا دل خوش ہو جائے"۔

کچھ دیر بعد وہ دراز میں سے شیزل کی تصویر نکال کر ہاتھ میں پکڑ چکا تھا۔ وہ اس مسکراتی ہوئی لڑکی کی تصویر کو یاسیت سے دیکھ رہا تھا۔

"دیکھ لو شیزل ایک تمہارے راز کو دفن رکھنے کے لئے کتنوں کو سنبھالنا پڑ رہا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر وہ قدم نہیں اٹھایا تھا۔ تم جانتی ہو مجھے تم سے کتنی محبت تھی۔ لیکن پتہ ہے کیا تم نے مجھے مجبور کر دیا تھا۔ اب دیکھو کتنے مسائل ہیں میری زندگی میں" وہ اسے دیکھتا ہوا سوچ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے نہیں میں کسی سے نہیں ڈرتا۔سچ پوچھو تو کسی سے نہیں بس میں ہماری بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم تو پہلے ہی اس کی زندگی میں نہیں ہو وہ مجھ سے بھی نفرت کرنے لگے گی۔ تو اکیلی ہو جائے گی ماں اور باپ دونوں کی محبت سے محروم ہو جائے گی۔وہ تو بچی ہے اس کو کیسی سزا دی جائے"۔

---

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رات اپنے ساتھ ایک منصوبے کو لے کر ڈھل گئی اور اگلی صبح اپنے ساتھ بہت کچھ لے کر طلوع ہوئی۔ بہت کچھ ہونے جا رہا تھا۔ سورج کی چمک ہر گھر کی چھت اور دیوار پر پڑتی زمین کی خوبصورتی بڑھا رہی تھی۔

(ہیزام سلیمان فجر کے بعد ٹریک سوٹ میں ملبوس ٹریڈ مل پر دوڑ رہا تھا۔ اس کی سانسیں پھول رہی تھیں۔ کانوں میں ائیر پوڈز لگائے وہ کچھ سن رہا تھا۔ جب اچانک اس کے کانوں میں موبائل کی رنگ بجی۔

"ارے یار تم لوگ ورک آؤٹ بھی نہیں کرنے دیتے۔ تیس کا ہندسہ چھونے والا ہوں اور ابھی تک شادی نہیں ہوئی میری۔ کیا چاہتے ہو تم لوگ کنوارہ مروں؟" اس نے خود کلامی کی اور کانوں میں موجود ائیر پوڈز پر انگلی لگا کر کال کاٹ دی۔ جس کی بھی ہے بھاڑ میں جائے۔۔۔)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فاروقی ہاؤس میں زمل فاروقی سیاہ سِلک شرٹ کے ساتھ سفید کھلا ٹراؤزر پہنے، پاؤں میں ہمیشہ کی طرح اونچی ہیلز پہنے اور بالوں کو آزاد چھوڑے آفس جانے کے لئے بالکل تیار تھی۔ آج وہ وقت سے پہلے ہی تیار ہو گئی تھی۔ موبائل پر انگلیاں چلاتے ہوئے وہ کچن کے پاس آکر رکی۔

"آپ کو کچھ چاہئے"؟ بانو نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔ وہ اس کی لمبی لمبی موبائل چلاتی انگلیوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ناخن لمبے تھے لیکن آج تک اس نے ان ناخنوں پر نیل پالش نہیں لگائی تھی، نہ ہی وہ انگوٹھیاں پہنتی تھی۔ پھر بھی اس کے ہاتھ خوبصورت لگتے تھے۔

"ناشتہ کیا بن رہا ہے" زمل نے سر اٹھا کر پوچھا تو بانو نے جلدی سے مسکرا کر اس کے چہرے کو دیکھا

"آپ کے لئے تو فرنچ ٹوسٹ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"ایک چائے کا کپ کافی ہے جلدی کرو" زمل اس کی بات کاٹ کر بولی

"چائے؟" اس نے حیرانگی ظاہر کی۔

"ہاں میں ویٹ کر رہی ہوں"۔ وہ اسے کہہ کر ڈائینگ ہال کی طرف بڑھ گئی۔

"زمل اور چائے یہ کب ہوا"؟ بانو کھڑی حیرانگی سے زمل کی پشت دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دن پہلے زمل اپنے آفس میں بیٹھی تھی۔ایک تو بہت زیادہ کام اور دوسرا شام کا اثر تھا کہ اس کی آنکھیں تھکن سے سرخ ہو رہی تھیں۔اور موڈ عجیب سا ہو رہا تھا۔جب ہیزام ایک چائے کا کپ پکڑے اندر داخل ہوا۔اور اس کے سامنے آ کر بیٹھا۔

"زمل سب جا چکے ہیں اب کتنا اور کام کرنا ہے"۔اس کی آواز بھی تھکن زدہ لگ رہی تھی۔لیکن تھکن سے زیادہ اس کے چہرے پر اکتاہٹ کے آثار تھے۔

"تم چائے پی لو پھر کام کرو۔۔۔۔اور میرے لئے کیوں نہیں کچھ لائے میں نے تم سے زیادہ کام کیا ہے"۔زمل نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا ساتھ ہی جتا بھی دیا۔

"کافی تھی نہیں اور چائے آپ پیتی نہیں میں نے سوچا اگر آپ کے لئے چائے لے کر جاؤں گا تو آپ منع کر دیں گے اور چائے کو منع کرنے والے لوگ مجھے پسند نہیں ایسے ہی خواہ مخواہ میں ہم دشمن بن جاتے"۔

زمل نے اس کے سامنے رکھا ہوا کپ اٹھایا اور ایک گھونٹ لیا

"ناٹ بیڈ"۔اس نے چائے کا گھونٹ حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایکچلی اِٹ اِز ویری گڈ" اس نے مسکرا کر کہا آج ہیزام سلیمان نے پہلی بار اپنی چائے اتنی خوش دلی سے کسی کو دی تھی۔

بانو زمل کے لئے چائے لائی تو زمل نے مسکراہٹ سے شکریہ ادا کیا۔

"یہ کیا ہو گیا زمل باجی کو اتنی اچھی کیوں بن رہی ہیں کہیں میں نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا؟۔۔۔۔۔ دیکھا نہیں بانو تم نے ایسا فلموں میں ہوتا ہے غصے میں رہنے والے لوگ جب اچھے بنتے ہیں تو اس کا مطلب وہ سزا دینے کے بہانے سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

(ہیزام جم سے باہر نکل رہا تھا۔ کندھے پر بیگ پہنے وہ کچھ گنگاتے ہوئے چل رہا تھا۔ اس کا تنفس تیز تھا اور چہرے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔ جب موبائل ایک دفعہ پھر سے بجا۔ ایک دفعہ نہیں اس سے پہلے بیس بار بج چکا تھا۔

"پتہ نہیں یار کون مر گیا ہے" ہیزام نے بے زاری سے کہتے ہوئے فون نکالا

لغاری کالنگ۔۔۔۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام نے فون کان سے لگایا اور لفٹ کی طرف بڑھا۔

"کیا ہو گیا کیوں اتنی کالز صبح صبح"

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا اور ہیزام سلیمان کی آنکھیں پتھرا گئیں۔اس کا وجود بالکل ساکت وجامد ہو گیا،اس کی سانسیں تھم گئی تھیں۔

ہیزام سلیمان لفٹ سے باہر نکلا تو جسم میں جیسے شرارے نکل رہے تھے۔خوف انسان کو ایک طاقت بخشتا ہے وہ ہی طاقت ہیزام سلیمان کو عطا کر دی گئی تھی۔)

www.novelsclubb.com

زمل نے چائے کا گھونٹ لیا جب پورچ میں ایک گاڑی آکر رکی۔گاڑی کا پچھلا دروازہ کھلا اور وقار فاروقی نے قدم اپنے گھر کے پورچ پر رکھے۔پھر انہوں نے ملازم سے پوچھا

"زمل بی بی چلی گئیں ہیں؟"

"نہیں صاحب ابھی تک نہیں گئی" باادب ملازم بولا

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا اور گھر کے اندر کی طرف قدم بڑھائے۔

"اسلام علیکم!"

زمل ڈائننگ ٹیبل پر ایک کرسی میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

جب وقار فاروقی کی آواز پر چونکی پھر زبردستی مسکرائی۔

"کیسی ہے میری بیٹی" وہ بھی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔آپ اچانک پاکستان آگئے؟"

"میں نے سوچا سرپرائز دیتا ہوں"۔انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب میری سرپرائز والی عمر نہیں رہی" اس نے چائے کا آخری گھونٹ لیا اور اٹھی، جب وقار فاروقی نے گلا کھنکھارا۔

"ڈیڈ کے ساتھ وقت نہیں گزارو گی؟" پھیکی سی مسکراہٹ نے ان کے چہرے کا احاطہ کر رکھا تھا۔

"آفس میں بہت سارا کام ہوتا ہے مجھے۔آپ کے ساتھ وقت گزارنے لگی تو پھر کر لیا بزنس"۔

اس نے نارمل انداز میں کہا تھا لیکن پھر بھی انہیں برا لگا تھا۔

"میں بھی چلتا ہوں آفس"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ ریسٹ کریں تھک گئے ہوں گے"۔ کہتے ہوئے وہ اٹھی اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

ہیزام کس تیزی سے گاڑی تک پہنچا اور پھر چند لمحوں میں گاڑی وہاں سے نکال کر روڈ پر ڈال دی۔ صبح صبح کا وقت تھا۔ لوگ اپنے سکول کالجز اور دفاتر میں جانے کے لئے جلدی مچائے ہوئے تھے۔ اور ہیزام سلیمان حالات بدلنے کے لئے جلدی میں تھا۔ وہ جتنی تیز گاڑی چلا سکتا تھا وہ چلا رہا تھا پھر بھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ گاڑی کو اڑا دے۔ سڑک پر پیچھے رہ جانے والے لوگ اسے گالیوں سے نواز رہے تھے۔ لیکن اسے کہاں کسی کی پرواہ تھی۔ اس کی بلا سے آج کوئی مر جائے یا لُٹ جائے بس ایک وہ بچ جائے، بس اس پر کوئی حرف نہ آئے، اس کی ذات پر کوئی حرف آیا تو وہ خود کو معاف نہیں کر پائے گا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کچھ دیر میں آفس پہنچ گئی تھی۔آفس میں آج معمول کی گہما گہمی تھی۔زمل اپنے آفس پہنچی۔ اور انٹر کام اٹھایا

"ہیزام کو بھیجیں"۔

"میم وہ ابھی تک نہیں آئے"۔

"ایک تو یہ اسسٹنٹ کم کمشنر زیادہ لگتا ہے"۔زمل منہ میں بڑبڑائی تھی۔پتہ نہیں کیوں آج اسے کچھ اچھا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔دل کو دھڑکا سا لگا تھا کہ شاید ابھی کچھ ہو جائے یا ابھی کچھ ہو جائے۔زمل نے بے دلی سے کام شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

ہیزام سلیمان نے آفس کے باہر گاڑی روکی اور بھاگتا ہوا لفٹ کے دروازے تک پہنچا۔لیکن وہ لفٹ سے چند قدم دور تھا کہ اسے دونوں دروازے ایک دوسرے سے ملتے ہوئے نظر آیا۔اس نے پھیپھڑوں میں قید سانس خارج کی اور سیڑھیوں کی طرف بھاگا۔

زمل فاروقی آفس روم میں دائیں سے بائیں چکر کاٹ رہی تھی۔کچھ تھا جو اسے بے چین کر رہا تھا۔وہ اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی جب دروازہ کھلنے کے احساس کے تحت اس نے دروازے کو دیکھا۔جہاں سے ہیزام ہانپتا ہوا ٹریک سوٹ میں ملبوس آفس کے اندر آیا۔

"زمل آپ نے نیوز دیکھیں؟"وہ ہانپتے ہوئے کہہ رہا تھا صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ بھاگ کر آیا تھا۔ماتھے پر پسینے کی بوندیں،آنکھوں میں پریشانی اور ماتھے پر بل۔زمل اپنی جگہ پر رک گئی۔

"تم اس طرح ہانپ کیوں رہے ہو"۔زمل نے پریشانی سے اسے دیکھا

ہیزام اس کی بات کو مکمل نظر انداز کرتا ایل ای ڈی اسکرین کی طرف بڑھا جو کہ بند پڑی تھی۔ اس نے ادھر ادھر متلاشی نظریں گھمائیں اور پھر ریموٹ پکڑ کر آن کا بٹن دبایا۔

زمل ہکا بکا اسی دیکھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چند ایک چینل سفر نگ کے بعد ہیزام کچھ دیر اسکرین کو دیکھتا رہا۔ زمل کی نظریں بھی سکرین پر جمی تھی۔

جہاں زمل کی تصویر منظر عام پر تھی۔ ساتھ میں اینکر کچھ بولتے ہوئے نظر آ رہی تھی۔

"ناظرین چھوٹی سی عمر میں اتنی بڑی کامیابیاں سمیٹنے والی زمل فاروقی جن کا ریسینٹ پروجیکٹ اسلام آباد میں شروع ہوا ہے وہاں ڈر گز کے بڑے بڑے بیگز پکڑے گئے ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ زمل فاروقی ڈرگ اسمگلنگ میں انوالو ہیں"۔ مختلف لوگ اس بات پر مختلف رائے دے رہے تھے۔

اپنے آفس میں ایل شیپ صوفے پر بیٹھا مجیب درانی سکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ ایک شیطانی مسکراہٹ اس کے چہرے پر رقصاں تھی۔ جلتے ہوئے سینے پر برف کے ٹکڑے رکھ دیے گئے تھے۔ آنکھوں میں استہزاء تھا۔ اور دماغ کی اسکرین پر تین سال پہلے کی پریس کانفرس جگمگا رہی تھی۔ اس کے بارے میں سچ اگلتی ہوئی زمل، اس کو تباہ کرتی ہوئی زمل، وہ انتقام آج پورا ہوا تھا۔ اور غاصب کو لگا تھا یہ مکافات عمل تھا۔ اس کے آفس کی کئی بے جان چیزیں اسے دیکھ کر طنزیہ ہنسی تھیں۔ جورات کا تاریکی میں اپنے گناہوں پر شرمندہ اور نادم ہوتا تھا دن کی روشنی میں شیطانیت اس کی رگ رگ میں سماں جاتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمل کا چہرہ مردہ اور آنکھیں بے جان لگ رہی تھی۔ وہ ہونق بنی اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔اس نے نظریں پھیر کر ہیزام کو دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی صاف واضح تھی۔

اس نے کچھ کہنے کے لب کھولے لیکن حلق سے آواز نے نکلنے سے انکار کر دیا

وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی۔اپنی بے گناہی پر یا پھر ہیزام کو کوئی صفائی دینا چاہتی تھی۔ لیکن زبان تالو سے چپک گئی تھی اور حلق میں گرہیں پڑنے لگی تھیں۔وہ صرف پتھر بنی ہیزام کو دیکھتی رہی۔

شاہزیب یزدانی اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا تھا۔پثمردہ ساوہ موبائل ہاتھ میں پکڑے اس پر آج کی تازہ خبریں گردش کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔زینت بیگم ناشتہ لے کر اس کے کمرے میں آئی تھیں۔

اس کی اُڑی ہوئی رنگت اور مردہ آنکھیں دیکھ کر انہوں نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔

شاہزیب نے موبائل کی اسکرین ان کے سامنے کی تھی۔اونہوں نے منہ پر ہاتھ رکھا چہرے پر پریشانی سے زیادہ حیرانی کے آثار نمودار ہوئے۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے بستر سے اٹھنے لگا تو انہوں نے اس کا بازو پکڑ کر واپس بٹھا دیا۔ کمزور مرد تھا واپس بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھ گیا۔

"مام اسے میری ضرورت ہو گی"۔

"شاہزیب وہ زمل ہے وہ سب ہینڈل کر لیتی ہے تم اس کے لئے پریشان نہ ہو اور اگر اسے تمہاری ضروری ہوئی تو وہ تمہیں فون کال کر لے گی"۔

اور شاہزیب نے خاموشی اختیار کر لی وہ بس ایسی ہی ایک تسلی چاہتا تھا جو اس کی ماں نے اسے تھما دی تھی۔

www.novelsclubb.com

ہیزام آفس کے وسط میں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظر شیشے کی دیوار سے ہوتے ہوئے نیچے رکتی پولیس کی گاڑی پر پڑی۔ سائرن بجاتی پولیس کی گاڑی ان دونوں کی سانسیں کھینچنے کو کافی تھیں۔ ان دونوں کو سائرن بجنے کی آواز نہیں آرہی تھی۔ سب کچھ سلو موشن میں ہو رہا تھا۔

"آپ یہیں رکیں میں آتا ہوں"۔ ہیزام کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ زمل کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی وعدہ کر کے گیا تھا۔پولیس کی نفری۔۔۔۔۔۔

بھاری بوٹوں کی آوازیں۔۔۔۔۔۔۔

آفس میں گہما گہمی۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا وہ ہیزام کے پیچھے لپکی۔باہر ایمپلائز زمل کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

زمل کے قدم ڈگمگا رہے تھے سارا اعتماد ہوا ہو گیا تھا۔

پولیس کے اہلکار کئی کیبنز کے بیچ کھڑے تھے۔تمام ایمپلائز یہ تماشہ دیکھ رہی تھے۔

"ہم زمل فاروقی کو ڈرگ اسمگلنگ کے کیس میں گرفتار کرنے آئے ہیں"۔ایک بھاری بھرکم پولیس آفیسر نے آگے بھر کر بلند آواز میں کہا۔آواز اتنی بلند تھی کہ وہاں کھڑے ہر تماشائی نے سنی تھی۔

ہیزام ان کے عین سامنے آکر کھڑا ہو گیا"اریسنٹ وارنٹ دیکھائے"۔ہیزام کی رعب دار آواز ہال میں گونجی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم اتنے بے وقوف لگتے ہیں آپ کو کہ اریسٹ وارنٹ کے بغیر ہی کسی کو بھی گرفتار کرنے آجائیں گے"۔اس نے اریسٹ وارنٹ دیکھاتے ہوئے کہا۔ہیزام نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میں آپ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں"۔ہیزام نے انسپیکٹر سے کہا تمام ایمپلائز کے چہروں پر استہزاء پھیلا۔جیسے سب نے کہا کہ ہیزام سلیمان پاگل ہو گیا ہے۔

"ہمارے پاس وقت نہیں"

ہیزام نے اپنی جیب میں سے اپنا آئی ڈی کارڈ نکال کر اس شخص کو دیکھایا۔

"جی سر چلیں"ایک دم انسپیکٹر نے مؤدب انداز میں کہا۔جانے اتنا ادب کیسے آگیا تھا اس کے لہجے میں۔

ہیزام باہر کی طرف چلنے لگا اور پولیس آفیسر اس کے پیچھے پیچھے۔

تمام لوگ وہاں کھڑے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔اس کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

قدم اس کا بوجھ اٹھانے سے انکاری ہو رہے تھے۔اور دل ایک الگ ہی رفتار پر دھڑک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی سالوں کی محنت، مشکل سے بنایا نام،اس کی عزت اور شہرت، کامیابیاں سب کو ایک کاذب کا جھوٹ کھا گیا تھا،ایک حاسد کی نظر کھا گئی تھی یا ایک مقابل کا وار کھا گیا تھا۔

کچھ دیر بعد اسے ہیزام آتا نظر آیا اس کے پیچھے پولیس آفیسر بھی آ رہا تھا۔ کیبنز کے پاس آ کر وہ رکا۔زمل نے ہیزام کو دیکھا۔ہیزل آنکھوں نے سوال کیا اور سرمئی آنکھوں نے پلکیں جھپکیں اور تسلی تھمائی زمل کے کانوں میں پولیس انسپیکٹر کی آواز گونجی۔

"ہم معافی چاہتے ہیں آپ کو ہماری وجہ سے تکلیف ہوئی اصل میں یہ ایک غلط فہمی تھی"۔زمل اسے سن رہی تھی۔ لیکن پراسیس نہیں کر پا رہی تھی پھر اس کی آنکھوں نے پولیس اہلکاروں کو مڑتے ہوئے دیکھا۔اس کی نظروں نے ان کا آخر تک تعاقب کیا۔ پھر اس نے ہیزام کو کچھ بولتے دیکھا۔وہ سننا چاہ رہی تھی لیکن نہیں سن پا رہی تھی۔اس نے تمام ایمپلائز کو اپنے اپنے کام شروع کرتے دیکھا پھر اس نے ہیزام کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔

وہ اس کے سامنے آ کر رکا۔زمل کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھرے۔

ہیزام کے لب ہلے تھے شاید اس نے زمل کو چلنے کو کہا تھا۔ لیکن وہ پتھر کا مجسمہ بنی تھا جو کسی بھی پل ٹوٹنے والی تھی۔وہ حرکت نہیں کر پائی۔ایک زرا سی حرکت پر وہ ریت کی مانند بکھر سکتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے آفس کی طرف بڑا۔ ایسا پہلی بار تھا جب اس نے زمل کا ہاتھ پکڑا تھا۔ اپنے ہاتھ کو اس کی گرفت میں محسوس کرتے زمل نے خود کو محفوظ محسوس کیا تھا۔ اس کے لمس میں حفاظت کا پیغام تھا۔ وہ اس کے پیچھے قدم اٹھا رہی تھی۔ جن قدموں میں بوجھ اٹھانے کی سکت تک نہیں رہی تھی اب وہ پورے وجود کا بوجھ اٹھائے چل رہے تھے۔

ہیزام نے اسے صوفے پر بٹھایا زمل کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ ہیزام نے پانی کا جگ پکڑا اور گلاس میں پانی انڈیلا اور پھر زمل کی طرف بڑھایا۔

زمل نے کانپتے ہاتھوں سے پانی کا گلاس پکڑا ایک آنسو ٹوٹ کر گرا اور رخسار کو بھگو گیا۔ اس نے پانی کا ایک گھونٹ لیا تو جیسے حلق میں چبھتے کانٹے ایک دم نرم پڑ گئے۔ چند سیکنڈز کا کھیل تھا۔ طوفان آیا اور چلا بھی گیا۔ پتہ نہیں کتنا نقصان ہوا اور کتنی بقا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟" ہیزام نے پوچھا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

"آپ بیٹھیں میں کچھ دیر میں آتا ہوں"۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا یہ کہنا تھا کہ زمل کو زمانے کی دھوپ میں اپنا وجود جھلستا ہوا محسوس ہوا۔ایک دم غیر محفوظ سا احساس رگوں میں اترنے لگا۔ایسا لگا کہ اگر وہ گیا تو طوفان واپس آجائے گا۔

"نہ جاؤ پلیز"۔زمل نے زندگی میں پہلی بار شاید کسی سے التجا کی تھی۔کسی کو رک جانے کے لئے کہا تھا اور جس کو کہا تھا وہ تو عمریں انہیں قدموں میں گزار دیتا جن پر اسے روک دیا گیا تھا۔

ہیزام کے پاؤں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔دل نے سرِ خم کیا اور ہیزام سلیمان اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر صوفے کے دوسرے کونے پر بیٹھ گیا۔پھر کچھ دیر خاموشی سے ایسے ہی بیٹھنے کے بعد اس نے موبائل پر کالز کرنا شروع کر دی تھیں۔وہ ادھر سے ادھر پینڈولم کی طرح چکر کاٹتے ہوئے فون پر مسلسل کچھ کہہ رہا تھا۔وہ نہیں سن رہی تھی،وہ سننا ہی نہیں چاہتی تھی۔

اس کی نظریں غیر مرئی نقطے پر جمی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جانے کتنے گھنٹے بیت چکے تھے زمل فاروقی ابھی بھی سنبھل نہیں پائی تھی۔سارے ایمپلائز گھر جا رہے تھے۔سورج ڈوب چکا تھا۔اور زمل کا دل بھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ سورج کے واپس ابھرنے اور چمکنے کا وقت متعین تھا لیکن اس کے دل کا وقت مقرر نہیں تھا۔جانے اب زندگی رک گئی تھی یا چل رہی تھی۔وقت کا حساب نہیں تھا۔آنکھوں میں خوف ابھی بھی واضح تھا۔

زمل گھر پہنچی تو وقار فاروقی اس کے سامنے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

زمل نے بے تاثر نگاہیں ان کے چہرے پر مرکوز کیں۔

"مجھے سچ بتاؤ زمل "ان کے پریشان لہجے میں ہلکا سا غصہ بھی تھا۔

"کیا سچ بتاؤں "

"جو سچ ہے وہ بتاؤ "۔ان کی آواز شدتِ جذبات سے بلند ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تو مطلب آپ کو میڈیا پر یقین ہے"۔اس نے نارمل انداز میں کہا تھا۔

"مجھے باتوں میں مت الجھاؤ زمل"

"سچ کا آپ کیا کریں گے اگر آپ کو یقین ہوتا تو آپ مجھ سے یہ سوال نہ کرتے"۔اب کی بار اس کی آواز بھی بلند ہوئی تھی۔

"واقعی کیا فرق پڑتا ہے سچ سے یا جھوٹ سے۔لوگوں کو جواب تو دینے ہی ہوں گے نا۔۔۔۔"

"کیسے جواب لوگ کون ہوتے ہیں مجھ سے سوال پوچھنے والے"۔

"لوگ کون ہوتے ہیں۔ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں لڑکیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے زمل تم میری بات سنو۔تمہارا رویہ میرے ساتھ کیسا ہے پوری دنیا جانتی ہے۔دنیا کی نظر میں شاہزیب یزدانی تمہیں ٹھکرا چکا ہے اور اب پوری دنیا تمہیں ایک اسمگلر کے طور پر جانتی ہے۔بزنس میں ہونے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تم کچھ بھی کرو لوگ تمہاری طرف سے آنکھیں،کان،منہ بند کرلیں گے"۔

"تو لوگوں کا تو کام ہے اور کچھ دن ہی ٹرینڈ کروں گی میں سوشل میڈیا پر پھر بعد میں دھول مٹی میں یہ بات دب جائے گی اور ویسے بھی ہم جس کلاس سے تعلق رکھتے ہیں وہاں ایسی باتیں ہوتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہتی ہیں۔زمل نے نارمل انداز میں کہا تھا۔وہ اب کافی سنبھل چکی تھی۔یا پھر خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"لڑکی چاہے کسی بھی کلاس سے تعلق رکھتی ہو یا کتنی بھی سٹرونگ انڈیپینڈنٹ ہو لوگ نہیں بھولتے ایک دفعہ عزت پر داغ لگ جائے تو کبھی نہیں دھلتا"۔

زمل نے گہری سانس لی اور آنکھیں گھمائیں "مجھے فرق نہیں پڑتا"۔

"لیکن مجھے فرق پڑتا ہے کیونکہ میں ایک بیٹی کی باپ ہوں جس کی شادی پر دلہا بھاگ گیا تھا"۔ وہ غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات میں بولے۔

"اوہ تو آپ کو لگ رہا ہے کہ اب مجھ سے کوئی شادی نہیں کرے گا کیونکہ میں بدنامِ زمانہ ہوں۔ کوئی بات نہیں آج زمل فاروقی کا برا وقت آیا ہے تو بدنام زمانہ اچھا آئے گا تو مشہور زمانہ"

"ایک باپ کی حیثیت سے مجھے فکر رہتی ہے تمہاری"۔

"اگر آپ کو میری اتنی ہی فکر تھی تو آج آکر سنبھال لیتے سب کچھ۔حقیقت یہ تھی کہ آپ کو لگا کہ آج میں سلاخوں کے پیچھے ہوں گی تو آپ اپنی عزت کیوں مٹی کریں۔جن کو یقین ہوتا ہے نا ڈیڈ وہ سوال نہیں کرتے۔وہ آپ کی عزت بچانے کے لئے کر گزرتے ہیں۔اور رہی بات کہ مجھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے شادی کون کرے گا اس کی فکر آپ نہ کریں میں کر کے دکھاؤں گی"۔ وہ غصے سے کہتی تن فن کرتی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے وقار فاروقی پریشان اور فکر مند کھڑے تھے۔

ـــ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا تھا۔ بڑے بڑے سے پودے بالکونی کو خوبصورت بنا رہے تھے۔ ہاتھ میں چائے کا کپ پکڑے رف ٹراؤزر شرٹ پہنے بظاہر پر سکون حالت میں تھا۔ کانوں میں ائیر پوڈز لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔ رات کا منظر مکمل تھا۔ اچانک کوئی کمرے میں آیا اور پھر بالکونی میں۔

ہیزام کسی کے قدموں کی چاپ محسوس کر کے عادتاً مسکرایا۔

اور پھر ائیر پوڈز کانوں سے نکال دیے

جنت اس کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی۔

"بھائی وہ۔۔۔ زمل کیسی ہیں؟"

"ٹھیک ہے"۔

"نیوز میں جو۔۔۔۔"

"جھوٹ ہے"۔ ہیزام نے فوراً سے اس کی بات کاٹی۔

"ہمممم ان میڈیا والو کو تو بس اللہ ہی پوچھے"۔ جنت نے نارمل انداز میں کہا۔

"اچھا میں نے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی"۔ پہلے تو بس تمہید باندھی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام نے ابرو اٹھا کر آگے بولنے کی اجازت دی۔

"میری ایک دوست کی برتھ ڈے آرہی ہے اس کو گفٹ دینا ہے"۔ جنت نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"تو دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر رک کر بولا "پیسے چاہئے؟"

اس نے اثبات میں سر ہلایا حالانکہ وہ پہلے ہی سلیمان صاحب سے لے چکی تھی۔

"آپ میرے ساتھ ہی چلیں گے تو آپ خود ہی"۔۔۔۔۔۔۔

"کب جانا ہے"۔

"کل"

www.novelsclubb.com

"جنت یار مجھے بہت کام ہیں کل تم سلیم بھائی کے ساتھ چلی جانا" ہیزام نے اب چائے کا آخری گھونٹ لیا اور کپ اسے تھما دیا

"بھائی میں نے کبھی اکیلے شاپنگ نہیں کی اور مجھے کرنی بھی نہیں آتی"۔

"جنت کرو گی تو آئے گی نا اب ویسے بھی تم بڑی ہو رہی۔ اکیلی جایا کرو باہر" ہیزام اپنی ازلی بے نیازی میں بولا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اچھا پھر پیسے دے دیں"

"سائیڈ ٹیبل پر وائلٹ پڑا ہے جتنے چاہیئے لے لو"۔

"ٹھیک ہے"۔ جنت سلیمان یہ جاوہ جا لیکن اس نے چند نوٹ نکالنے کے ساتھ ساتھ اس کا کارڈ بھی نکال لیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ صبح آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ کس بے دلی سے۔ پتہ نہیں اب وہ کیسے ان سب چیزوں کا سامنا کر پائے گی۔ ایک ہیزام کی نگاہوں کے علاوہ پوری دنیا کی نظروں میں اس کے لئے شک تھا۔ پوری دنیا نے اس کا اعتماد چھین لیا تھا۔ اور کل اسے ہیزام کی اپنے لئے حواس باختگی پسند آئی تھی۔ اس کی فکر اس کا سب کچھ سنبھال لینا وہ کیوں اس کے ساتھ کھڑا تھا۔ اور وہ جو محبت کا دعویٰ کرتا تھا کل سے نظر بھی نہیں آیا تھا۔ جب بھی زمل مشکل میں ہوتی تھی تو اکیلی ہوتی تھی اب اس کی محبت کا دعویٰ صرف ایک فریب تھا دھوکہ تھا۔ اور وہ دوستی کسی کام کی نہیں جو مشکل میں آپ کو اکیلا کر دے اور وہ تعلق ہی بہت معزز بن جاتا ہے جو بغیر کچھ بھی کہے آپ کے ساتھ مخلص ہو۔

اس کی فون رنگ ہوئی تو اس نے موبائل اٹھایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہیزام کالنگ" کے الفاظ موبائل اسکرین پر جگمگا رہے تھے فون کان سے لگایا تو اس کی فکر مند سی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"کیسی ہیں زمل آپ"۔وہ اپنے گھر کے پورچ سے گاڑی نکال رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کال کی خیریت"

"نہیں مجھے۔۔۔بس ایسے ہی آپ کا خیال آگیا تھا تو۔۔۔۔۔۔۔آپ آفس آرہی ہیں؟"وہ بیک ویو مرر میں دیکھتا ہوا بولا۔

"میری جگہ کوئی اور ہوتی تو نہ آتی لیکن میں زمل فاروقی ہوں،"ڈھیٹ"آجاؤں گی۔وہ شیشے میں اپنے عکس کو دیکھ کر بولی تھی

"گڈ"ہیزام مسکرایا

"تم مجھے پِک کر سکتے ہو؟"

"جی جی میں آجاتا ہوں"۔

---

www.novelsclubb.com

وہ اپنے کمرے میں کھڑا تھا۔ بازو کا فریکچر کافی حد تک صحیح ہو گیا تھا۔ سر کی پٹی کی جگہ ایک بینڈ تج نے لے لی تھی اور چھوٹی چھوٹی خراشیں مندمل ہو چکی تھی۔ پوری رات گزر گئی تھی۔ دن بھی اپنے جوبن پر تھا۔ لیکن وہ ابھی تک فیصلہ نہیں کر پایا تھا۔ کہ وہ زمل کے پاس جائے یا نہ جائے؟ وہ اسے تسلی دے تو کیا دے۔ وہ دوستی کا حق کیسے ادا کرے۔ شاہزیب یزدانی کو دوستی کا مطلب بھی نہیں پتہ تھا۔ جو دوست ہوتے ہیں وہ سوچتے نہیں آپ کے مصیبت کے وقت پہنچ جاتے ہیں۔ وہ دوست کے مشکل ٹائم میں انتظار نہیں کرتے کہ دوست خود بلائے بلکہ بھاگم بھاگ چلے آتے ہیں۔ جو دوست ہوتے ہیں انہیں تسلی دینے کے لئے الفاظ کو جوڑنا نہیں پڑتا بس وہ ساتھ کھڑے ہو کر آپ کا حوصلہ بن جاتے ہیں لیکن یہاں وہ صرف سوچ ہی رہا تھا۔

تین سال پہلے بالکل ایسی ہی سیچوایشن تھی۔ لیکن فرق اتنا تھا کہ زمل اور مجیب کے پوزیشنز ایک دوسرے سے بدل دی گئی تھی۔ شاہزیب تب بھی غیر جانبدار رہا تھا۔ اور نہ زمل نے اسے کچھ بولنے کو کہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر تین سال پیچھے چلے تو اس کے نہ ہونے والے نکاح سے ایک دن پہلے مجیب درانی نے شاہزیب یزدانی کو فون کیا تھا۔اور اسے ایک آفر دی تھی کہ یا تو وہ زمل کو چپ کروائے یا توانجام کے لئے تیار ہو جائے۔

شاہزیب نے اسے منع کر دیا تھا یہ کہہ کر کہ "میں نیوٹرل ہوں مجھے نیوٹرل ہی رہنے دو میں اس موضوع پر بات کرنا ہی نہیں چاہتا"۔

مجیب نے اسے وارننگ دی اور فون بند کر دیا۔اگر وہ تب مجیب کے خلاف بولتا تو اس کی جرآت نہ ہوتی کہ وہ اسے کچھ آفر کرے۔غیر جانبدار بھی دھوکے باز نہ ہوتے ہوئے بھی فریب کار ہی ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اماں کل تو نے خبریں دیکھیں۔ زمل باجی تو نشے بیچتی ہے" فاروقی ہاؤس کے کچن میں ناشتے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور بانو آسان الفاظ میں کہہ رہی تھی

"بانو بکواس بند کر اس نے سن لیا تو شامت آجائے گی تیری۔ اور ویسے بھی میری آنکھوں کے سامنے پلی بچی ہے"۔

"اماں لوگ آنکھوں کے سامنے ہی دھول جھونکتے ہیں اور سن کے کیا کریں گی۔ بندہ تب اتراتا جب عزت ہو اب تو زمل باجی کی کوئی عزت نہیں تجھے پتہ اماں کل صاحب ناز مل باجی کو کہہ رہے تھے کہ اب تجھ سے شادی کون کرے گا بڑی بد قسمت ہیں زمل باجی"۔ زمل کچن کے دروازے کے پاس کھڑی سنتی رہی پھر گہری سانس لے کر چل دی اب تو اس طرح کی ہزاروں لوگوں سے باتیں سننی تھیں۔ ابھی تو وہ سوشل میڈیا اوائڈ کر رہی تھی اگر وہاں پر اپنے بارے میں کمنٹس پڑھتی تو یقیناً ہمت ہار جاتی۔

زمل کے گھر کے باہر ہیزام سلیمان جانے کب سے انتظار کر رہا تھا۔

زمل گاڑی میں بیٹھی تو زبردستی مسکرائی۔ لیکن ہیزام اس کی ذات میں کم اعتمادی دیکھ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اسلام علیکم "۔اس نے مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔سیاہ ڈریس شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہنے، بالوں کو جیل کی مدد سے پیچھے کو جمائے وہ اچھالگ رہا تھا۔

"وعلیکم السلام "وہ نہیں مسکرائی۔

"کیسی ہیں آپ "

"سچ بتاؤں تو ٹھیک نہیں ہوں میں "۔

ہیزام نے گاڑی ریورس کرتے ہوئے اس دیکھا اور آسودگی سے مسکرادیا۔

"ایک بات بتاؤ تم نے مجھ سے سچ کیوں نہیں پوچھا "۔اس کا دماغ ابھی تک کل رات والی وقار فاروقی کے ساتھ ہوئی تکرار میں اٹکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ مجھے سچ پتہ ہے "

"تو کیا ہے سچ "

"کہ آپ کا کوئی قصور نہیں "۔

"اتنا یقین کیوں ہے مجھ پر کچھ تو شک ہوگا "۔

"زمل آپ یقین کے قابل ہیں "۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"لیکن دنیا کی نظر میں تو میں قابل یقین نہیں ہوں اور سچ کہوں تو اب خود بھی مجھے اپنی ذات پر شک محسوس ہو رہا ہے"۔ زمل کے لہجے کی تھکن واضح تھی۔

"ہیزام سلیمان کے لئے زمل فاروقی قابل یقین عورت ہے"۔ ہیزام نے اسے یقین دہانی کروائی۔

"لیکن لوگوں کی نظر میں اب زمل فاروقی کی کوئی عزت نہیں رہی"۔

"زمل لوگوں کی نظر میں آپ کی کیا عزت ہے یہ میٹر نہیں کرتا۔ آپ کی اپنی نظر میں کتنی عزت ہے یہ میٹر کرتا ہے۔

لیکن ہیزام اب میں ورتھ لیس ہو گئی ہوں میں کیوں جا رہی ہوں آفس؟ مجھے خود نہیں پتہ آج عادت سے مجبور ہو کر جا رہی ہوں یا پھر شاید اس لئے کہ لوگوں کو یہ نہ لگے کہ زمل فاروقی شکست قبول کر گئی ہے"۔

"زمل کل کا ایک واقعہ آپ کی ورتھ ڈیفائن نہیں کرتا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں آپ ہزاروں لڑکیوں کے لئے انسپائریشن ہے۔ اگر آپ ہمت ہار گئیں تو ہزاروں لڑکیاں بھی اپنی زندگی میں

آئی مشکلات کی وجہ سے شکست قبول کر لیں گے اگر آپ مضبوط رہیں تو ہزاروں لڑکیاں آپ کو دیکھ کر مضبوط رہنا سیکھ لیں گی" وہ سمجھانے والے انداز میں بولا

"ہیزام لوگ بد قسمتی میں میری مثال دے رہے ہیں"۔

"زمل یہ لوگ آپ کی کامیابیاں دیکھ کر کہتے ہیں آپ سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں اور یہی لوگ آپ کی زندگی میں چھوٹی سی مصیبت کو آپ کی بد قسمتی کا نام دے رہے ہیں میں آپ کو بتاؤ خوش قسمتی اور بد قسمتی کچھ نہیں ہوتی۔ یہ ہم سب انسانوں کی زندگی کی اونچ نیچ ہوتی ہے۔ یہ ہمارا المیہ ہے کہ ہم اونچے راستوں سے گزرتے ہوئے خود کو خوشقسمت مان لیتے ہیں اور نیچے کی طرف جاتے رستوں میں جاتے ہوئے بد قسمت"۔ وہ کچھ دیر کے لئے رکا پھر بولنا شروع کیا۔

"ہماری زندگی میں ایک مشکل آتی ہے تاکہ ہم پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائیں ہو سکتا اس کے بعد ایک بڑی کامیابی آپ کی منتظر ہو"۔

"ایسا ہو سکتا ہے؟"

"جی بالکل ہو سکتا ہے کیوں نہیں ہو سکتا"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زمل نے مسکرا کر اسے بتایا کہ وہ مطمئن ہے۔ جیسے یہ سمجھا رہا ہے ویسے ڈیڈ کو سمجھانا چاہئے تھا۔ ویسے شاہزیب کو تسلی دینی چاہئے تھی۔ کیوں نہیں بھاگ رہا یہ مجھ سے کیوں سمجھا رہا ہے کیوں فکر مند ہے میرے لئے۔ ہیزام مشکل حالات میں میرے لئے تمہارا ہونا بھی ایک نعمت ہے

اس نے دل ہی دل میں سوچا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

دوپہر گزر جانے کو تھی اور جنت سلیمان سیاہ کرتے کے ساتھ نیلی کھلی پینٹس پہنے پاؤں میں کُھسہ پہنے اور چھوٹے سیاہ بالوں کو سامنے کی طرف دو کلپس لگائے بالکل تیار گاڑی میں بیٹھی تھی۔کچھ دیر بعد وہ ایک مال کے سامنے جا کر رکی۔

"سلیم انکل آپ کہیں جایئے گا مت"۔گاڑی سے اترنے سے پہلے وہ تاکید کر کے گئی تھی۔

مال میں لاوارثوں کی طرح پِھرتے ہوئے وہ شاپنگ کر رہی تھی۔وہ جب بھی شاپنگ کرتی ہے یا تو دوستوں کے ساتھ جاتی ہے یا پھر ہیزام کے ساتھ اور ہیزام پانچ منٹ میں کچھ بھی سلیکٹ کر کے اس کی اتنی تعریفیں کرتا ہے کہ جنت سلیمان وہ ہی چیز لے لیتی ہے اور یہاں پر وہ ابھی یہ ہی ڈیسایڈ نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اپنی دوست کو پرفیوم دے یا گھڑی، کوئی ڈریس یا پھر کوئی ہینڈ بیگ۔۔۔۔۔۔۔اُف۔

بس وہ پھرتی جا رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کی آواز سنائی دی۔

"میں آپ کی کچھ مدد کروا دوں"

www.novelsclubb.com

جنت نے مڑ کر دیکھا تو وہاں بیس اکیس سال کا لڑکا کھڑا تھا۔ سنہرے بال جو کہ غالباً کلرڈ تھے، مسکراتا ہوا چہرہ، پر کشش آنکھیں، مغرور ناک اور ہلکی ہلکی داڑھی جنت نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"میں آپ کو کافی دیر سے نوٹس کر رہا ہوں شاید آپ کنفیوز ہیں ساپنگ کے لئے"۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔ جہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"ایکسکیوز می؟ ایک تو آپ میرا پیچھا کر رہے ہے اور پھر بڑے حوصلے سے مان بھی رہے ہیں میں اکیلی نہیں ہوں جو آپ مجھے ہیلپ آفر کر رہے ہیں"۔

"اچھا ٹھیک ہے میں سعد ہوں آپ کو میسج کیا تھا"۔ اب وہ دو قدم آگے آیا اور اس کے عین سامنے کھڑا ہوا۔ قد میں وہ جنت سے کافی لمبا تھا

جنت نے ایک بار اسے حیرت سے دیکھا۔

"آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں سعد حسین؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کہہ سکتے ہیں۔ایکچلی میں آپ کو کافی عرصے سے جانتا ہوں اور کافی دن سے آپ کا پیچھا بھی کر رہا ہوں۔میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا"۔جنت کو اندازہ ہوا کہ وہ خاصہ خوش مزاج اور صاف گو انسان تھا۔

"کیا بات"؟جنت نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا

"کیا ہم دوستی کر سکتے ہیں"۔

"نہیں کیونکہ میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی"

"کیوں آج کل تو۔۔۔۔۔۔۔"

"میں نہیں کرتی تو نہیں کرتی مجھے نہ بتائیں کہ آج کل کیا ہوتا ہے کیا نہیں اور میرے بھائی نے آپ کو دیکھ لیا تو آپ کی شامت آجائے گی"۔اس نے اس کی بات کاٹ کر جلدی سے کہا

"ایسا نہیں ہے ہیز ام۔وہ اتنا ٹیپیکل اور بیکورڈ سوچ کا نہیں ہے۔آپ مجھے ڈرانے کے لئے کہہ رہی ہیں"۔وہ مسکرایا تھا تو اس کی مسکراہٹ اٹھی ہوئی تھی اس کی سنہری آنکھیں مسکرانے پر چھوٹی ہوتی تھیں۔

"آپ جانتے ہیں بھائی کو"۔جنت کے اعصاب قدرے ڈھیلے پڑے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں آپ کی پوری فیملی کو جانتا ہوں"۔

جنت نے آنکھیں گھمائیں

"ایکچلی یہ بات سچ ہے کہ میں نے کچھ ٹائم پہلے آپ کو شاہزیب یزدانی کی آرٹ اگزیبیشن پر دیکھا تھا اور یقین مانیں تب سے ہی میں آپ کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہوا جا رہا ہوں۔ وہ ایک لمحے کو رکا پھر مسکرایا۔آپ کی وجہ سے میں اپنی سٹڈیز اور جاب پر بھی فوکس نہیں کر پا رہا"۔

جنت اسے صرف گھور رہی تھی

"تھوڑی بہت محنت کی تو پتہ چلا کہ شاہزیب یزدانی کی فین ہیں تو میں نے جو پینٹنگ اپنے لئے خریدی تھی وہ آپ کو تحفہ بھیج دی اور اگر آپ نے اسے پھینکنا ہے تو پھینک دیں کوئی بات نہیں میں نے تو دل بھی آپ کو دے دیا اس کی بھی قدر آپ کریں یا نہ آپ کی مرضی لیکن سچ تو یہ ہے کہ آپ کو دیکھنا آپ کے بارے میں سوچنا میری ہابی بن گئی ہے"۔

"آپ کا دماغ کتنا خراب ہے اب میرا پیچھا مت کرنا"۔جنت نے اسے انگلی دکھاتے ہوئے تاکید کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جنت اسے وارن کر کے جاچکی تھی۔اور وہ اٹھی ہوئی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھتا رہا۔پھر سر جھکائے ہنس پڑا تھا۔

جنت سلیمان کچھ دیر بعد گاڑی میں بیٹھی تھی ساتھ ہی کئی زیادہ شاپنگ بیگز تھے۔موبائل ہاتھ میں پکڑے انسٹا پر سعد حسین کی تصویریں دیکھی جارہی تھیں۔وہ خوبصورت تھا۔کچھ کچھ ماڈرن لُکس دیتا تھا۔اس کا انسٹا ٹریول اور لذیذ کھانوں کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا۔جنت زیر لب مسکرائی تھی۔اسے اسکی پرسنیلٹی کا اندازہ ہورہا تھا یقیناً وہ کافی وائبرنٹ اور زندہ دل انسان تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

(آپ کے بارے میں سوچنا میری ہابی بن گیا ہے) جنت کی سماعتوں میں اس کی آواز گونج رہی تھی وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

-------------------ممم-----

زمل پورا دن کم اعتمادی کا شکار رہی تھی۔ ہیزام وقتاً فوقتاً اسے کمفرٹیبل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن پھر بھی وہ زمل کے ایک ایک انداز سے جھلکتی کم اعتمادی خوب محسوس کر چکا تھا۔

پورے دن کی تھکن اور کم اہمیت کے احساس نے زمل کو غصے اور بے بسی کے ملے جلے احساسات میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس وقت وہ دونوں ہیزام کی گاڑی میں بیٹھے تھے۔ پارکنگ ایریا میں صرف ان کی گاڑی تھی اور دن شام سے رات میں بدل چکا تھا۔

زمل کھڑکی کی طرف رخ موڑے بیٹھی تھی گلے میں گرہیں پڑنے لگی تھیں۔ اب بس اس کی ہمت جواب دے گئی تھے۔ اس نے بزنس میں پہلا اتنا بڑا خسارہ دیکھا تھا۔ آج ہی کتنی ڈیلز

www.novelsclubb.com

کینسل ہوئیں تھیں۔کلائنٹس نے میٹنگز کینسل کر دیں تھیں۔مارکیٹ ریٹ ایک دم گرا تھا۔

زمل کو اپنا سب کچھ ہاتھوں سے پھسلتا ہوا محسوس ہوا۔

"آپ کچھ کھائیں گی؟"ہیزام نے گاڑی مین روڈ پر ڈالتے ہی اس سے پوچھا۔

زمل نے رخ موڑے نفی میں سر ہلایا

"آپ نے آج لنچ بریک میں بھی کچھ نہیں کھایا ایسے کیسے چلے گا۔۔۔۔لاہور میں کچھ دن پہلے ہی ایک اٹالین ریسٹورنٹ اوپن ہوا ہے اور کیا ہی مزے کا ٹیسٹ۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا زمل نے درشتی سے اس کی بات کاٹی۔

"تمہیں کھانے کی پڑی ہوئی ہے میری محنت سے کھڑی کی گئی کمپنی داؤ پر لگی ہے۔عزت، شہرت سب کچھ داؤ پر لگ چکا ہے۔یقین مانو ہیزام میں اس مسٹر پرفیکٹ کو چھوڑوں گی نہیں تم کیا وہ اور پوری دنیا دیکھی گی اور میں اس بار رتّی برابر اس کا لحاظ نہیں کروں گی"۔اس کی سفید رنگت غصے سے سرخ پڑ رہی تھی

"انتقامی کاروائیاں آپ کی کامیابی کو ناکامی میں بدل دیتی ہیں۔کبھی کچھ فیصلے اللہ پر بھی چھوڑا کریں یقین مانیں اللہ سے زیادہ بہترین حساب کرنے والا کوئی نہیں ہے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہارے لئے یہ باتیں کرنا بہت آسان ہے۔ کیونکہ تم ایک لڑکی نہیں ہو ایسی لڑکی جس کی ماں اسے بچپن میں چھوڑ کر جا چکی ہے، جس کی شادی کی عمر گزری جا رہی ہے، جو تین سال پہلے ٹھکرائی جا چکی ہے اور جس پر ڈرگ اسمگلنگ کا جھوٹا الزام ہے۔ دنیا کے لئے آپ جتنے مرضی کامیاب ہو جاؤ لیکن حقیقت میں آپ تب ہی کامیاب ہوں گے جب لڑکی تیس کا ہندسہ عبور کرنے سے پہلے شادی شدہ ہو۔۔۔۔اور ان سب کے بعد میں ناکام ہوں کیونکہ کوئی مجھ سے شادی نہیں کرے گا اب میرے باپ کو لگتا ہے کہ میں اب بدنام ہو گئیں ہوں کوئی مرد میرے نام کے ساتھ اپنا نام نہیں جوڑے گا۔ میرے گھر کی ملازمہ کو لگتا ہے کہ میرے سے زیادہ بدقسمت کوئی نہیں"۔ وہ غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات میں بول رہی تھی۔

"زمل آپ ایسا نہیں سوچے آپ کے لئے ضرور کوئی اچھا لڑکا ہو گا"۔ یہ کہتے ہوئے ہیزام کا اہنا دل زور سے دھڑکا تھا۔

"اچھا سا لڑکا کیوں تم کیوں نہیں"۔ اس نے فرطِ جذبات میں کیا کہہ دیا اس کا اندازہ اسے کہہ دینے کے بعد ہوا۔

"میں"؟ ہیزام نے چونک کر اسے دیکھا۔ ایک دم دل نے سکوت اختیار کیا۔ سڑک پر دوڑتی ہوئی گاڑیاں جیسے رک گئی ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تم نہیں کر سکتے نا مجھ سے شادی۔ کیوں کرو گے تم کیونکہ میں اب اس قابل نہیں ہوں باتیں تم بھی کر سکتے ہو لیکن پریکٹیکل لائف میں سب ان باتوں سے مختلف ہوتا ہے"۔ زمل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ اپنی بے بسی میں اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی اور اسے اس کی خبر بھی نہ تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے زمل میں آپ کے قابل نہیں آپ کے لئے تو کوئی۔۔۔۔۔۔۔"اس نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی۔

"تم سیدھا بولو کہ تم مجھ جیسی عورت کو ایموشنلی سپورٹ تو دے سکتے ہو کیونکہ تم بہت پارسا ہو لیکن نام نہیں دے سکتے"۔

"زمل آپ اس وقت جذباتی ہو رہی ہیں پلیز آپ ایسی باتیں مت کریں۔ آپ میرے ساتھ خوش نہیں رہ سکتیں"۔

"جھوٹ بولتے ہو تم ساتھ قبول کرنا نہیں چاہتے۔ نہیں تو تمہیں خوش رکھنا آتا ہے۔ تم وہ انسان ہو ہیزام جس کے ساتھ ہوتے ہوئے مجھے بڑے سے بڑا مسئلہ بھی کچھ نہیں کہتا۔ میں جتنی بھی پریشان ہوں دل کو پھر بھی سکون ہوتا ہے"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام کا دل اتنی رفتار سے دھڑک رہا تھا کہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں اس کی آواز زمل کے کانوں تک نہ پہنچ جائے یا کہیں یہ نہ ہو کہ دل سارے حفاظتی بند توڑ کر باہر آ جائے۔

"آپ جذباتی ہو رہی ہیں"۔ہیزام نے کہہ کر اپنا رُخ موڑ لیا۔

"تم کتنے پتھر دل ہو ہیزام"۔زمل کی آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھرے

زمل کی بات پر ہیزام نے اسے حیرانگی سے دیکھا۔اس کی سرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھ کر ہیزام کو اپنا آپ کٹہرے میں کھڑے ہوئے کسی مجرم کی طرح محسوس ہوا۔

"ٹھیک ہے کب کرنی ہے شادی لیکن میں آپ کو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ابھی کرو بعد میں تم بھی شاہزیب کی طرح مکر گئے تو؟"زمل نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے پاپا کو کل بھیجوں گا آپ کے گھر آپ کے ڈیڈ سے۔۔۔۔۔۔"

"ہیزام ابھی کا مطلب ابھی ہوتا ہے"۔زمل نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹ کر کہا۔اس نے گاڑی سڑک کنارے پارک کی۔

ہیزام نے فون پر ایک نمبر ملایا اور کان سے لگایا۔دوسری جانب سے فون فوراً ہی اٹھا لیا گیا تھا۔

"میں ایک فون کال کر لوں"۔گاڑی سے نکلتے ہوئے اس نے زمل کو کہا اور باہر نکل گیا

www.novelsclubb.com

کچھ دور جا کر اس نے کہا

"وہ مجھ سے شادی کرنے کا کہہ رہی ہے" فون کان سے لگائے وہ نچلے ہونٹ کا ایک کونا کاٹتا ہوا بولا۔

ارسل جو صوفے پر نیم دراز لیٹ کر کوئی فلم دیکھتے ہوئے چپس کھا رہا تھا ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا "کیا مطلب؟ شادی؟ کتنا تیز ہے تُو اے دوست"۔ وہ پہلے حیران ہوا پھر مسکرایا اور پھر اس کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری۔

"یار میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی"۔ زمل سے کھڑکی سے دیکھ رہی تھی وہ کافی کنفیوز لگ رہا تھا۔

"لڑکی کو منع نہیں کرتے ہیز ام اور ویسے بھی اب زیادہ شریف مت بنو قسمت بار بار موقع نہیں دیتی۔ بعد میں نہ پچھتانا"۔ ارسل سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"لیکن ابھی وہ جذباتی ہو رہی۔ وہ پریکٹیکل عورت ہے اس مسئلے سے نکلنے کے بعد اسے اپنے فیصلے پر پچھتاوا ہوا تو؟"

ارسل کی طرف سے خاموشی چھا گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ نہ ملے ٹھیک ہے۔میں سمجھالوں گا خود کو پر وہ مل کر کہیں بچھڑ گئی تو سنبھلنا مشکل ہو جائے گا۔اسے مجھ سے محبت نہیں ہے بس اس وقت وہ اپنے لئے ایک سائبان کی تلاش میں ہے"

"ہاں تو ٹھیک ہے تم اس کی تلاش ختم کر دو اور بن جاؤ اس کے لئے سائبان۔اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ اپنے فیصلوں پر پچھتانے والی عورت ہے۔عورت کو محبت سے زیادہ تحفظ عزیز ہوتا ہے۔ اگر عورت محبت نہیں کرتی تب بھی اگر وہ خود کو تمہارے ساتھ محفوظ محسوس کرتی ہے تو وہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گی"۔ارسل اب اسے سمجھا رہا تھا۔

ہیزام نے گہری سانس خارج کر کے خود کو پُر سکون کیا۔

"اور جو سچ اس سے چھپا ہوا ہے"۔کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا

"بعد میں بتا دینا"۔ارسل نے فوراً سے حل پیش کیا۔

"ٹھیک ہے پھر میں اسے لیکر آرہا ہوں تم قاضی صاحب کو بلا لاؤ اور جنت کو بھی لے آؤ"۔

"کیا مطلب چوری نکاح میں بھی تمہاری بہن ہو گی"۔ارسل کے لہجے میں بے زاریت نمایاں تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کوئی چوری نہیں کر رہا اور اگر وہ نہ ہوئی تو پوری زندگی طعنے سنتا رہوں گا میں۔اکلوتی بہن ہے میری وہ تو ہو گی اور ویسے بھی اس کے ہونے سے زمل کمفرٹیبل ہو جائے گی"۔

"اچھا چل میں جلدی سے ارینج کرتا ہوں"۔اس نے فون کاٹ دیا

کچھ دیر وہ وہیں پر کھڑا رہا خاموش کچھ سوچتا ہوا پھر اچانک اس کی نظر زمل پر پڑی جو اس کو ہی دیکھ رہی تھی پھر وہ زبردستی مسکرایا اور گاڑی کی طرف واپس آیا۔

"زمل آپ ایک دفعہ پھر سوچ لیں جذباتی فیصلے زیادہ دیر پا نہیں ہوتے اور شاید آپ ایک خوشگوار زندگی بھی نہ گزار پائیں"۔اس نے گاڑی میں بیٹھ کر دوبارہ کہا تھا۔

"میں نے سوچ لیا ہے اور رہی بات خوشگوار زندگی کی تو میری زندگی پہلے بھی کوئی خوشگوار نہیں ہے"۔

کتنے ہی لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔بس خاموشی کا راج رہا۔یہ ان دونوں کے لئے آکورڈ سیچوایشن تھی۔لیکن جو تھی وہ تھی۔

"آپ کسی کو بلانا چاہتی ہے مطلب اپنے ڈیڈ کو یا کسی دوست کو"

"نہیں میں ان سب کو اس قابل نہیں سمجھتی"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام نے گہری سانس لی اور گاڑی چلانا شروع کی۔گاڑی کی رفتار بلکل ہلکی تھی۔

جنت کو ایک وائس نوٹ بھیجا" جنت تمہیں ارسل لینے کے لئے آرہا ہے اس کے ساتھ اس کے اپارٹمنٹ میں آجاؤ میں وہی پر ہوں"۔

کچھ ہی دیر میں اس کے سوال بھی ہیزام کو موبائل کی سکرین پر نظر آرہے تھے ہیزام نے سائیڈ بٹن دبا کر موبائل آف کیا اور سامنے ڈیش بورڈ پر ڈال دیا۔

"ارسل لغاری میرا واحد دوست ہے اور ہمراز بھی۔اسی کے اپارٹمنٹ میں۔۔۔۔۔ہمارا نکاح ہو گا آپ کے کمفرٹ کے لئے میں جنت کو وہاں بلا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر آپ کہیں اور؟"

"نہیں مجھے تم پر کوئی شک نہیں ہے"۔اس نے آنکھیں موند لیں۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے اپنا دل اس کے سامنے کھول کر رکھ دینے کے فیصلہ کیا۔ہیزل آنکھوں نے اس کے چہرے کو دیکھا وہ چہرہ جو ہر وقت کھلکھلاتا رہتا ہے اس وقت نروس لگ رہا تھا۔وہ بار بار اپنے نچلے ہونٹ کا کونا کاٹ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں پیدا ہوئی تو سب ٹھیک تھا۔ ایوری تِھنگ واز آل رائٹ۔ جیسے نارمل گھروں میں ہوتا ہے۔ ہمارا محل نما گھر جو کہ اب صرف عمارت ہے اس وقت عام سا گھر تھا۔ لیکن ہم سب خوش تھے۔ میری ممی، ڈیڈ اور دادو اور میں ان سب کی لاڈلی تھی۔ لیکن کہیں نہ کہیں میرے ذہن کی اسکرین پر بچپن کی کچھ یادیں نقش ہیں جہاں سے طوفان کا آغاز ہوا تھا"۔

ہیزام نے گاڑی کی رفتار ممکن حد تک کم کر دی تھی۔ اور بغور اسے سن رہا تھا۔

زمل نے لب ہلائے اس کی سماعتوں نے اسے سننا شروع کیا۔

"یہ اس دن کی بات ہے جب ممی اور ڈیڈ کی پہلی لڑائی ہوئی تھی میں چھوٹی تھی کتنی چھوٹی یہ صحیح سے یاد نہیں ہے۔ میں بہت ڈر گئی تھی لیکن اس کے بعد ان کی بہت لڑائی دیکھی تھیں میں نے اور پھر ایک دن ممی مجھے اور ڈیڈ کو چھوڑ کر چلی گئیں۔ میں ممی سے بہت نفرت کرتی ہوں بہت زیادہ کہ کوئی ایسی اپنی اولاد کو چھوڑ دیتا ہے کیا؟ ممی کے جانے کے بعد ڈیڈ بھی بدل گئے تھے۔ کئی کئی دن گھر سے باہر رہتے تھے سب کچھ بدل گیا تھا۔ زندگی نے میری عمر کا لحاظ بھی نہیں کیا تھا۔ میں نے کتنے سال اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں کہ ممی واپس آ جائیں لیکن وہ تو کیا ان کا ایک فون تک نہیں آیا۔ گھر میں صرف دادو ہوا کرتی تھی اور جب میں گیارہ سال کی ہوئی تو ان کی ڈیتھ ہو گئی اور ان کی ڈیتھ کے بعد ہی مجھے اس بات کا اندازہ ہوا تھا کہ میں بلکل اکیلی ہو گئی ہوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیڈ کو میری کوئی پرواہ نہیں تھی۔اور میں بڑی ہوتی گئی۔خود کو اسٹڈیز میں اتنا بزی کر لیا آہستہ آہستہ ممی کا انتظار بھی ختم ہو گیا لیکن ان سے نفرت بڑھتی گئی اور ڈیڈ سے کبھی وہ محبت رہی ہی نہیں تھی مجھے۔اور پھر ایک دوست شاہزیب میرے اکیلے پن کو کم کرنے کے لئے کافی تھا۔ وقت نے ایسا رنگ دکھایا تین سال پہلے مجھے بالکل اکیلا کر دیا اور ایک بار پھر آج بے مول کر دیا زندگی نہ ہوگئی عذاب ہو گئی لیکن کل جس طرح تم نے سارا کچھ سنبھال لیا مجھے پہلی بار محسوس ہوا کہ کوئی آپ کے لئے کھڑا ہو تو کتنا اچھا لگتا ہے۔یہ مان اور بھرم کے کوئی ساتھ ہے کسی کو آپ کی پرواہ ہے یہی آپ کو مضبوط بنا دیتا ہے"۔اس نے گہری سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

"کل میں نے آفس میں بیٹھ کر انتظار کیا تھا کہ شاید ڈیڈ آئیں گے اور مجھے بتائے گے کہ ابھی بھی سب ٹھیک ہے۔شاہزیب آئے گا اور کہے گا کہ زمل دنیا کچھ بھی کہے مجھے تم پر یقین ہے۔میں نے تمہیں تین سال پہلے اکیلا کیا تھا پوری دنیا کے سامنے میں نہیں آیا تھا اب پوری دنیا کے سامنے تمہیں سچا ثابت کروں گا۔جن سے سالوں کا تعلق تھا وہ کل میرے قریب سے بھی نہیں گزرے اور تم فوراً آگئے"۔

"مجھے نہیں پتہ تم سب کے لئے ایسے ہو یا صرف میرے لئے اور شاید مجھے فرق بھی نہیں پڑتا مجھے اس وقت ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہے ہیزام۔میں نے بہت جنگیں اکیلی لڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں۔ بہت طوفانوں کے بعد بقا کو سمیٹ کر نئی عمارتیں بنائی ہیں۔ اب مجھے ایک رشتہ چاہئے اور تمہیں لگ رہا ہے میں جذباتی ہو رہی ہوں میں پچھتاؤں گی لیکن میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں آج تک کبھی بھی اپنے فیصلے پر نہیں پچھتائی اگر تمہیں مجھ سے آزادی چاہیئے ہو تمہیں لگے کہ کچھ غلط ہوا ہے یا تمہیں میرا ساتھ بُرا لگے تو چھوڑ جانا مجھے رشتوں کو باندھ کر رکھنے کی عادت نہیں"۔

اس کی آخری بات پر ہیزام سلیمان کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کا دل مٹھی میں پکڑ کر دبا یا ہو۔ اس نے نے ڈھیر سارا تھوک نگلا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔ پھر ہیزام نے اس کی طرف نظر ڈالی جو کہ فارمل کپڑوں میں ملبوس تھی۔

"آپ ان کپڑوں میں ؟" ہیزام نے اس کی سلک شرٹ اور ٹراؤزر کی طرف اشارہ کیا

"اگر شاپنگ کروانی ہے تو کروا دو"۔

ہیزام نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

کچھ دیر بعد ہیزام نے ایک بوتیک کے سامنے گاڑی روکی۔

چند لمحوں میں وہ دونوں بوتیک کے اندر کھڑے تھے

"جی سر"

"میم کو ڈریسز دیکھا دیں"

"کس طرح کے ڈریسز میم" وہ موبائل میں مصروف ہو گیا تھا

"برائیڈل" زمل نے یک لفظی جواب دیا لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیا وہ اتنی خوش ہے"

"میم آپ میرے ساتھ آئیں پلیز" لڑکی آگے چلنے لگی اور زمل اس کے پیچھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر بعد وہ ایک آف وائٹ سمپل فراک میں ملبوس ہیزام کے سامنے آئی فراک بالکل سادہ تھی آف وائٹ صرف فراک کے گھیر اور بازو پر گولڈن لیس لگی تھی اور وہی لیس فراک دوپٹے پر لگی ہوئی تھی۔

ہیزام نے ایک نظر اسے دیکھا اور سب کچھ رُک گیا۔اس کے دل کی دھڑکنیں جامد ہوئیں، وقت تھم گیا، ہوائیں رک گئیں گھڑی کی ٹک ٹک رک گئی، سب کچھ خاموش ہو گیا ہیزام کو لگا کہ آسمان سے اس کے لئے چاند نازل ہوا ہو۔ کیا میں اس چاند کے قابل ہوں؟اس نے دل میں سوچا تھا۔وہ اسی سادہ سی فراک میں بھی کتنی حسین لگ رہی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں"۔اس نے اپنے ازلی انداز میں پوچھا۔

"اچھی لگ رہی ہیں"۔اس نے زیر لب کہا تھا۔وہ سیاہ ڈریس شرٹ میں ملبوس تھا۔سیاہ اور سفید کا عکس آئینے میں خوبصورت لگ رہا تھا۔وہ ایک جیسے نہیں تھے لیکن وہ ایک دوسرے کو اس وقت خوبصورت بنا رہے تھے۔ان کا تضاد خوبصورت تھا۔

ہیزام نے پینٹ کی جیب سے وائلٹ نکالا اور وائلٹ میں سے کارڈ نکالتے ہوئے اس کے رنگ اُڑے تھے۔کارڈ نادارد تھا۔کیا اب وہ اپنی ہونے والی بیوی کے لئے ایک سوٹ نہیں خرید سکتا تھا۔جنت سلیمان بھائی کی عزت کا جنازہ ہی پڑھوا دیا تم نے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زمل آپ گاڑی میں جا کر بیٹھیں میں بِل پے کر کے آتا ہوں"۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گی"

"پلیز آپ جائیں"۔ہیزام نے کار ریموٹ اس کی طرف بڑھایا تو وہ چل دی۔

وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"کتنے کا ڈریس ہے یہ؟"

"سر ففٹی فائیو تھاؤزنڈ۔"

اس نے فون پر ایک نمبر ملایا اور ارسل کو کال کی

ارسل میں تمہیں ایک اکاؤنٹ نمبر سینڈ کر رہا ہوں ففٹی فائیو تھاؤزنڈ ٹرانسفر کروا

www.novelsclubb.com

"میرا باپ بینک اونر نہیں ہے"سڑیلا جواب

"یار پلیز بھیج دیں پھر کسی وقت یہ حساب کتاب"

کال کاٹ دی گئی

"آپ اکاؤنٹ نمبر بتائیں"۔ہیزام نے مسکراتے ہوئے مینیجر کو کہا۔

اس نے اس کے موبائل پر کچھ لکھا اور اسے واپس کر دیا۔

کچھ دیر بعد ارسل نے اماؤنٹ سینڈ کر دی تھی اور وہ مسکراتا ہوا گاڑی میں آکر بیٹھا۔

"اتنا ٹائم کیوں لگا دیا تم نے کہیں بھاگنے کا ارادہ تو نہیں تمہارا"۔

"نہیں میں سوچ رہا تھا میں بھی شیروانی لے لوں یا رہنے دوں"اس کی آنکھوں میں شرارتی سی چمک ابھری۔

"کیا مطلب"اس نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"آپ برائیڈل ڈریس پہن سکتی ہیں میں شیروانی نہیں پہن سکتا"؟

"یہ تمہیں برائیڈل ڈریس لگ رہا ہے"؟زمل نے حیرت سے اسے دیکھا

"مجھے کیا پتہ"۔

"یہ برائیڈل ڈریس نہیں ہے سمپل گھر پہننے والا سوٹ ہے"۔

"یہ گھر پر کون پہنتا ہے"؟

"کوئی پہنتی ہی ہو گی مجھے کیا پتہ"۔اس نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ہاتھ جھلایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میرے ساتھ رہ رہ کر آپ کا ہیومر بھی اچھا ہو گیا ہے"۔ان کی آواز اب ہلکی ہوتی جا رہی تھی اور گاڑی سڑک پر دوڑنے لگی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

ارسل لغاری پچھلے آدھے گھنٹے سے سلیمان ہاؤس کے سامنے گاڑی میں بیٹھا جنت کا انتظار کر رہا تھا۔پتہ نہیں یہ لڑکیاں اتنا انتظار کیوں کرواتی ہیں۔یہ اگر ہیزام کی بہن نہ ہوتی تو ارسل کب کا

وہاں سے چلا گیا ہوتا۔ کچھ دیر اور انتظار کرنے کے بعد وہ بلیو گھٹنوں سے اوپر آتی قمیص کے ساتھ ہلکے نیلے رنگ کی کھلی پینٹ میں ملبوس دوپٹے کو مفلر سٹائل میں لئے نظر آئی۔

ارسل نے اسے دیکھ کر گاڑی اسٹارٹ کی وہ آکر بیٹھی۔

"اسلام علیکم ارسل بھائی کیسے ہیں آپ"۔ ہشاش بشاش مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر ارسل مسکرایا تھا

"میں ٹھیک تم کتنی بڑی ہو گئی ہو"۔ وہ گاڑی کو آگے بڑھاتے ہوئے بولا۔

وہ جھینپ کر مسکرادی تھی "آپ بھی بڑے ہو گئے ہیں"۔

ارسل مسکرایا۔

"نہیں سچ میں میرے دماغ میں تھا کہ چھوٹی بچی دو پونیاں پہن کر آئے گی"

www.novelsclubb.com

"پانچ سال بعد دیکھ رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔ ویسے آپ بھی زیادہ ہینڈسم ہو گئے ہیں"۔

ارسل مسکرایا۔ "پانچ سال جلدی گزر گئے ہیں ہے نا؟"

"اچھا میں یہ پوچھنا تو بھول ہی گئی کہ بھائی نے کیوں بلایا سب خیریت ہے نا؟" وہ ایک دم جیسے کچھ یاد آنے پر بولی۔

"ہاں شادی کر رہا ہے وہ"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جنت کو لگا وہ مذاق کر رہا ہے تو وہ ہنس پڑی۔

"آپ کب کریں گے شادی"۔وہ مسکراہٹ روکتے ہوئے بولی۔

ارسل کی آنکھوں کی جوت بجھ گئی۔"کیوں تم نے میری شادی پر مجھے لوٹنا ہے فضول رسمیں کر کے"؟ارسل نے اسے دیکھ کر ابرو اٹھایا۔

"جی بالکل جب ہیزام بھائی کی شادی ہو گی تو ان کو بھی تو میں لوٹوں گی تو آپ کو بھی لوٹ لوں گی کہیں آپ کے دل میں نہ آئے کہ میری بہن ہوتی تو مجھے لوٹتی"۔

"ہاہاہاہا ٹھیک ہے بھئی "وہ دل کھول کر ہنسا تھا۔

کچھ دیر بعد اس نے ایک بلڈنگ کے سامنے گاڑی روکی۔

www.novelsclubb.com

"چلو پھر لوٹ لو جا کر ہیزام کو"۔وہ ہنستے ہوئے بولا

"وہ تو ابھی میں نے کل لوٹا تھا بھائی کو ان کا کارڈ ہی چرا لیا"۔وہ راز داری سے بتانے لگی۔

اس نے اسے تعریفی نگاہوں سے دیکھا۔

"اوہ تو مجھے اس لئے ففٹی فائیو تھاؤزنڈ اسے دینے پڑے اس نے دل میں سوچا۔

"چلو گڑیا اوپر فِفتھ فلور جاؤ میں گاڑی پارک کر آؤں"۔

جنت نے اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی سے اتری۔

---

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد زمل اور ہیزام ارسل کے اپارٹمنٹ میں بیٹھے تھے ارسل گھر پر نہیں تھا۔ زمل ٹی وی لاؤنج میں ایک صوفے پر بیٹھی تھی اور ہیزام کچن کاؤنٹر کے پاس رکھے ایک سٹول پر بیٹھا موبائل پر جان بوجھ کر مصروف نظر آنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

کچھ دیر بعد ارسل اور جنت اپارٹمنٹ میں داخل ہوئے تو جنت زمل کو دیکھ کر ٹھٹھکی تھی۔

"بھائی سب خیریت آپ نے کیوں بلایا ہے اور زمل یہاں کیوں بیٹھی ہیں"۔ وہ ہیزام کے کان کے پاس جھکی۔

"میں شادی کر رہا ہوں" ہیزام نے سرگوشی نما آواز میں کہا۔

"کیا؟" وہ زور سے بولی کہ صوفے پر بیٹھی زمل اور سائیڈ پر کھڑا ارسل دونوں نے چونک کر جنت کو دیکھا۔

"ارسل قاضی صاحب کب تک آئیں گے؟" ہیزام جنت کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے بولا۔

"مجھے کیا پتہ میں کونسا روز نکاح کرواتا ہوں لوگوں کے"۔ ارسل نے چڑ کر کہا تھا۔

"پتہ کرو یار۔۔۔۔۔" دونوں نمونے میرے ہی پلے پڑنے تھے" ارسل کو کہہ کر وہ منہ میں بڑبڑایا تھا۔ پھر اٹھا اور ہونق کھڑی جنت کو دیکھا

www.novelsclubb.com

کوئی مسئلہ ہے؟

اس نے نفی میں سر ہلایا

بیٹھ جاؤ پھر اس نے اسے کندھے سے پکڑ کر جنت کو اسٹول پر بٹھایا اور خود زمل کے پاس جا کر اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھا۔

"زمل آپ ایک دفعہ پھر سوچ لیں کچھ وقت بعد یہ نہ ہو آپ پچھتانے لگ جائیں۔ میں آپ کے قابل نہیں ہوں آئی مین میں آپ جتنا سمارٹ اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی کچھ اور کہتا زمل نے اس کی بات کاٹی

"تم میری فکر نہ کرو مجھے یہی بہتر لگ رہا ہے"

ہیزام ہلکا سا مسکرایا اور ارسل اور جنت کو دیکھا جو ان دونوں کو ایسے دلچسپی دیکھ رہے تھے جیسے کوئی بالی وڈ کی مووی چل رہی ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مولوی صاحب آ گئے تھے۔ہیزام کے دل نے رفتار پکڑ لی تھی۔وہ انتہا سے زیادہ نروس ہو رہا تھا۔دل ایسے جیسے سارے حفاظتی بند توڑ کر باہر آ جائے گا۔کیا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دل میں ایک ہلکی سی چھپی ہوئی خواہش ہو ایسی خواہش کہ انسان خود سے کہنے سے بھی ڈرے وہ انسان کے سامنے بٹھادی جائے۔اسے لگتا تھا وہ ایک مہینے بعد زمل کی زندگی سے چلا جائے گا اور جو دل میں ہلکا پھلکا محبت کا جذبہ تھا وہ گہری نیند سو جائے گا لیکن وہ غلط تھا کئی بار ایسی ناممکنات بھی ہوتی ہیں۔

وہ دونوں ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔زمل نے ہلکا سا دوپٹہ سر پر لیا ہوا تھا۔ان کے ایک طرف جنت کھڑی تھی اور دوسری طرف ارسل۔

مولوی صاحب نے چند کلمات ادا کیے اور زمل سے رضامندی لی۔

ہیزام کو لگا وہ ابھی انکار کر دے گی اور جو ایک خواب سا لگ رہا ہے پل میں ٹوٹ جائے گا۔یا پھر ابھی اس کی آنکھ کھل جائے گی اور اسے پتہ چلے گا کہ یہ ایک خواب تھا۔

زمل کے لب ہلے رضامندی دے دی گئی تھی۔وہ خواب نہیں حقیقت بن کر اس کے نصیب میں لکھ دی گئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر قاضی نے ہیزام سے رضامندی پوچھی تو ہیزام نے ہلکی سی گردن موڑ کر زمل کو دیکھا پھر اس کے لب ہلے تھے دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر خفیف سا مسکرائے تھے۔

کچھ دیر بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور پھر چند لمحات کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے ایک دوسرے کے ہوئے بیٹھے تھے۔وہ میں اور تم ہم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

____

www.novelsclubb.com

جاری ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB